عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد

شمارہ ۱۷

مجاہد ملت حضرت مولانا ہزاروی - کرامات یا واقعات

بھائیوں نے اسے دہکتی آگ
میں ڈالدیا خدا نے آگ کو گلزار
بنا دیا - ایک سچا واقعہ

روسی سفارت کار کا قتل پاک روس تعلقات بگاڑنے کی قادیانی سازش

قادیانیوں کا
خوبصورت لڑکیوں (حوروں)
کا بھانسہ اور دھندا

اعظم قادیانی سیالکوٹی کی
لندن بھاگنے کی تیاری

شمع ایماں مرے سینے میں جلائے رکھنا

سید سلطان گیلانی

پیشِ احکامِ نبیؐ سر کو جھکائے رکھنا
کفر ہے اُنؐ کے مقابل کوئی رائے رکھنا

نقش توحید کا سینوں میں بٹھائے رکھنا
صرف اللہ کو معبود بنائے رکھنا

جیسے دنیا میں بھرم رکھا ہے مرا یاربّ
حشر کے دن بھی مرے عیب چھپائے رکھنا

ڈوب جاؤں گا ندامت میں تو پھر اُبھرونگا
چشمِ تر، ہاں یونہی طوفان اُٹھائے رکھنا

مجھ کو دنیا کی نہیں فکر، رہے یا نہ رہے
میرے اللہ مرا ایمان بچائے رکھنا

پھیلتی جاتی ہے الحاد کی ظلمت یاربّ
شمعِ ایماں مرے سینے میں جلائے رکھنا

کس قدر وجہِ سکونِ دل و جاں ہوتا ہے
آپؐ کے درد کو سینے سے لگائے رکھنا

ظلم و بیداد کی یہ دھوپ جلا دیتی ہمیں
اپنی رحمت کے سروں پر یونہی سائے رکھنا

عشق کے ساتھ اطاعت ہے ضروری سلطان
یہ اصول اپنے تصور میں جمائے رکھنا

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

جلد نمبر ۵ | ۲۷، محرم تا ۳، صفر المظفر ۱۴۰۷ھ مطابق ۳ تا ۹، اکتوبر ۱۹۸۶ء | شمارہ نمبر ۱۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ ۱۰۰/- روپے ــــ ششماہی ۵۵/- روپے
سہ ماہی ۳۰/- روپے ــــ فی پرچہ ۲/- روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چاپانا	۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
جھکڑ/کلورکوٹ	حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
ربوہ	شبیر احمد عثمانی
راولپنڈی	عبدالخالق علوی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

سرپرستان ختم نبوت

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ــ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــ کنیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــ فرانس

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	غلام رسول
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشش	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

اعظم قادیانی نے جائیداد فروخت کرنا شروع کردی، لندن بھاگنے کی تیاری

سمبڑیال (نمائندہ ختم نبوت) اعظم قادیانی سیالکوٹ کا مشہور اور متعصب قادیانی ہے وہ کلمہ طیبہ کی توہین اور شعائر اسلام کے استعمال کی وجہ سے گرفتار ہوا اس کی ضمانت منسوخ ہوئی لیکن انتہائی با اثر اور مالدار ہونے کی وجہ سے وہ سیالکوٹ ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت سے ضمانت کرانے میں کامیاب ہو گیا، حالانکہ ہائیکورٹ کی انسٹرکشن بھی موجود تھی اس سلسلہ میں چوہدری محمد اسماعیل ایڈووکیٹ اور ریاض الحسن گیلانی سے رابطہ قائم کیا گیا کہ انہوں نے کہا کہ تاریخ لگوا کر سماعت شروع کرائی جائے۔ ۸۶-۶-۲ کو تاریخ لگی فرد جرم پڑھ کر سنائی اس نے انکار کیا (کلمہ پڑھنے سے نہیں) بلکہ جرم سرزد کرنے سے انکار کیا آٹھ تاریخ کو گواہوں کی حاضری تھی لیکن اعظم قادیانی نے بڑی عیاری کی اور ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سیالکوٹ کو درخواست دی کہ اپنا کیس ڈسکہ کے کسی مجسٹریٹ سے نہیں سنوانا چاہتا لہٰذا سیالکوٹ کے کسی مجسٹریٹ کی ڈیوٹی لگائی جائے دو تین تاریخوں کے بعد قائم مقام ڈسٹرکٹ، اینڈ سیشن جج سیالکوٹ قاضی سعید الرحمن نے فیصلہ دیا کہ کیس کی سماعت ڈسکہ میں ہوگی اور کسی مجسٹریٹ کی بجائے سینئر سول جج ڈسکہ اس کی سماعت کرے گا ۸۶-۷-۲ تاریخ مقرر ہوئی مگر اس تاریخ کو فائل سیالکوٹ سے نہ آئی اس لئے ۸۶-۷-۱۳ کی تاریخ مقرر ہوئی اسی دوران سینئر سول جج سید ناصر علی شاہ کی ٹرانسفر ہو گئی اور ۸۶/۹/۲۳ کو نئے سول جج آئے چھٹیوں کی وجہ سے انہوں نے تاریخ سماعت ۸۶-۹-۲۰ مقرر کردی ادھر سمبڑیال سے اعظم قادیانی غائب ہے پہلے وہ کراچی گیا پھر اسلام آباد اب معلوم ہوا ہے کہ وہ ربوہ میں سکونت اختیار کئے ہوئے ہے اور قادیانی جماعت نے اسے بہت سی مراعات دی ہیں اور لندن میں اس کے لئے بیّنہ طور پر کوٹھی بھی خرید کر لی گئی ہے اس کے دو لڑکے خالد اور طارق چند روز قبل جرمن جا چکے ہیں۔ اعظم قادیانی کے بھائی چوہدری عاشق قادیانی کو مختار نامہ طلب ہے جو اس کی ساری جائیداد فروخت کر رہا ہے اڑھائی مربع کے قریب زمین فروخت ہو چکی ہے اعظم مارکیٹ جس میں دس بارہ دکانیں ہیں فروخت ہو چکی ہے اڑھائی کنال کی کوٹھی فروخت ہونا باقی ہے اس میں اس کا چھوٹا لڑکا رہائش پذیر ہے باقی سارا خاندان ربوہ جا چکا ہے اور پتہ چلا ہے کہ عنقریب اعظم قادیانی بمعہ خاندان لندن بھاگ جائے گا۔ محض اس لئے کہ تاریخ پیشی پہ حاضری نہ دینی پڑے اور اسے سزا نہ ہو جائے اور یہ کہ اعظم قریشی کیس میں اسے نہ دھر لیا جائے۔

مولانا خلیل احمد ہزاروی ڈنمارک پہنچ گئے

ابوظہبی (اشتیاق حسین عثمانی) جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کے ناظم اعلیٰ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حضرت مولانا خلیل احمد صاحب ہزاروی کینیڈا اور ڈنمارک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بین الاقوامی "ختم نبوت کانفرنس" میں شرکت کیلئے ابوظہبی سے روانہ ہو گئے۔ ابوظہبی کے ہوائی اڈے پر رخصت کرنے والوں میں جمعیت کے قائم مقام ناظم اعلیٰ مولانا محمد جمیل ناظم جمعیت حضرت قاری وصیف الرحمن صاحب شعبۂ مالیات کے ناظم جناب محمد رفیق صابری کے علاوہ دیگر اراکین جمعیت موجود تھے اپنی روانگی سے پہلے جمعیت کے دفتر میں حضرت مولانا خلیل احمد ہزارویؒ نے اراکین جمعیت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ "انشاء اللہ ہم سیدنا صدیق اکبرؓ کے مشن کو پورا کر کے دم لیں گے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے خدام کا قافلہ منکرین ختم نبوت کی سرکوبی کیلئے رواں دواں رہے گا۔ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک پورے عالم سے ارتداد کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ ہم پیر طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب اور حضرت مفتی احمد الرحمن صاحب کی بھرپور قیادت میں قادیانیت کی بیخ کنی کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ آخر میں امیر جمعیت حضرت مولانا محمد ہارون صاحب اسلام آبادی کی مکمل صحت یابی کیلئے بھی دعا کی گئی۔

قارئین ختم نبوت اور ایجنٹ حضرات سے دردمندانہ اپیل

ہفت روزہ ختم نبوت ایک خالص دینی جریدہ ہے جس کی کوئی مستقل آمدنی نہیں محض اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور قارئین کے بھرپور تعاون سے اس کی اشاعت جاری ہے۔ ہمیں یہ اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ ہفت روزہ کے بعض قارئین بل ادا کرنے میں تاخیر سے کام لیتے ہیں جس سے بلوں کی ادائیگی میں تاخیر ہو جاتی ہے اس لئے گزارش ہے کہ قارئین پابندی سے ہر ماہ بل ادا فرمایا کریں۔ نیز ایجنٹ حضرات سے بھی اپیل ہے کہ وہ بلوں کی ادائیگی میں تاخیر نہ کیا کریں اور منی آرڈر بھیجتے وقت اپنا پورا پتہ اور ایجنسی کا نمبر ضرور لکھا کریں۔ (ادارہ)

ننکانہ صاحب میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: ـــــ محمد متین خالد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے زیر اہتمام مورخہ ۵ ستمبر بروز جمعہ بعد از نماز عشاء مرکزی جامع مسجد سفینہ محمدی پرانا ننکانہ میں ایک عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت مسجد سفینہ محمدی کے خطیب جناب حضرت مولانا عبدالمجید رانا نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی مجلس ہذا کے سرپرست جناب چوہدری عبدالمجید رحمانی تھے تلاوت قرآن مجید جناب قاری صابر علی صابر نے فرمائی۔ نعت شریف جناب اشفاق احمد شیخ، اعجاز بٹ بھایا اور ریاض احمد نے پڑھی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جناب راؤ جمشید علی خاں صاحب نے فرمایا۔ کہ قادیانی تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور مرزا بشیر احمد پسر مرزا قادیانی کلمۃ الفصل میں لکھتا ہے کہ جو شخص موسیٰ کو تو مانتا ہے عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا۔ یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ شخص نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے انہوں نے کہا قادیانی ہمارے متعلق یہ بکواس کرتے ہیں۔ اور ہمیں چاہیے کہ ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اور خصوصاً شیزان بوتل اور اس کی تمام تر مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اور قادیانیوں سے ہر طرح کے تعلقات ختم کریں۔

مرکزی جامع مسجد غوثیہ سراجیہ کے خطیب جناب علامہ احسان الحق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی نقلی اور جعلی مسیح موعود ہے جس مسیح علیہ السلام نے دوبارہ اس دنیا میں تشریف لانا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں تمام معلومات امت کو دی ہیں، انہوں نے کہا کہ جس مسیح علیہ السلام نے دنیا میں آنا ہے اُن کا نام عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی کا نام غلام احمد قادیانی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت مریم سلام اللہ علیہا اور مرزا کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف (گھسیٹی) ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا لقب حکمۃ اللہ اور روح اللہ ہے۔ جبکہ مرزا قادیانی کا لقب لعنت اللہ ہے پھر انہوں نے حقیقت الوحی کے حوالے سے کہا کہ مرزا کو انگریزی الہام بھی ہوتا تھا آخر میں انہوں نے تمام مسلمانوں

حضرت میاں شیر محمد شرقپوریؒ کا مراقبہ

سے اپیل کی۔ کہ مرزائیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اور حکومت سے اپیل کی ہے کہ اس جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے

لاہور کے محاذ پر کام کرنے والے سرگرم رکن جناب طاہر رزاق صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جتنا نقصان اسلام کو مرزا غلام احمد قادیانی لعنتی نے پہنچایا ہے اور پہنچا رہے ہیں۔ اتنا نقصان آج تک کبھی بھی کسی باطل قوت نے نہیں پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت ملت اسلامیہ کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے اس جماعت کے روس اور اسرائیل کے ساتھ تعلقات ہیں انہوں نے کہا کہ جو شخص دنیا میں جس کے ساتھ تعلق رکھے گا اس کے ساتھ حشر ہوگا اس لئے چاہیے کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ انہوں نے عبرت ناک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ ایک دفعہ حضرت شیر محمد صاحب شرقپوری مرزا قادیانی کی قبر پر گئے۔ اور کشف کی حالت میں دیکھ کر واپس آگئے مریدوں نے پوچھا حضرت کیا دیکھا۔ فرمایا ایک کتا دیکھا ہے جو قبر میں بھونک رہا تھا

آخر میں انہوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے حب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ثبوت دیں۔

مجلس کے سرپرست چوہدری عبدالمجید رحمانی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت سے پہلے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا لیکن بعد میں خود مسیح موعود بن بیٹھا۔ انہوں نے کہا کہ بتایا جائے کہ مرزا قادیانی پہلے جھوٹا تھا یا بعد میں انہوں نے بتایا کہ گذشتہ دنوں انہیں ایک زبردست حادثہ پیش آیا میری کار کو بے حد نقصان پہنچا۔ اور میں اللہ کے فضل سے بال بال بچ گیا۔ میں حیران تھا کہ مجھے کس مقصد کے لئے بچایا گیا چندروز بعد مجھے مجلس کا سرپرست چن لیا گیا۔ اور میں سمجھ گیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے ختم نبوت کے تحفظ کی خدمت کے لئے بچایا ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کی گونج میں اعلان کیا کہ انشاء اللہ وہ تمام زندگی ختم نبوت کا کام کریں گے انہوں نے قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتے ہوئے کہا کہ قادیانی تائب ہو کر اسلام قبول کر لیں۔ یا پھر پاکستان چھوڑ کر اپنی ماں برطانیہ کے ہاں چلے جائیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے مجلس ہذا کے صدر نے محمد کرم ناز صاحب، ملک لیاقت علی صاحب، جناب ظہیر شاہ صاحب، ملک ظفر عباس صاحب اور فیض الحسن صاحب کا بے حد شکریہ ادا کیا، کہ جن کے تعاون سے اخلاص اور دن رات کی محنت سے کانفرنس کا انعقاد ہوا آخر میں جناب رانا عبدالمجید صاحب کی دعا سے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

تحریک احیائے سنت ڈیرہ غازیخان

گذشتہ روز مرکزی تحریک احیاء سنت پاکستان شہر ڈیرہ غازیخان کا انتخابی اجلاس زیر صدارت امیر مرکزیہ

حضرت مولانا محمد عبدالقادر ڈیروی مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بلاک ۴۹ شہر ڈیرہ غازیخان میں منعقد ہوا اجلاس تحریک کے کارکنوں کے علاوہ شہر کے معززین نے شرکت کی حاضرین اجلاس نے اپنی رائے کے مطابق ووٹ استعمال کئے اور تین سال کے لئے نئے عہدیدار منتخب کئے گئے جبکہ مولانا محمد اسحاق کو امیر شہر غلام نبی کو سرپرست، مولانا نذیر احمد کو خزانچی منتخب کیا گیا ہے نئے عہدیدار حسب ذیل ہیں۔ سرپرست ملک غلام نبی، امیر مولانا محمد اسحاق، نائب اول مولانا مزمل احمد نائب امیر دوم میاں محمد اقبال ناظم اعلیٰ مولانا اقبال اکبر نائب ناظم اول عبدالستار شیرازی نائب ناظم دوم ابوحماد غلام رسول اور خزانچی مولانا نذیر احمد جبکہ شیخ محمد افضل، مولانا نذر محمد، مولانا منظور احمد نعمانی مولانا محمد یار، ستار جان خان مجلس شوریٰ کے رکن منتخب ہوئے۔

حکومت نے قادیانیوں کے بارے میں چپ کیوں سادھ رکھی ہے؟

مولوی فقیر محمد

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے دن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر ۷ ستمبر کی تاریخی دن کی حیثیت کے پیش نظر یوم ختم نبوت قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے اور قادیانیوں کیلئے کلیدی آسامیوں کو قانوناً ممنوع قرار دیکر باقی ملازمتوں میں ان کا کوٹہ آبادی کے تناسب سے مقرر کیا جائے۔ قادیانیوں کی خلاف اسلام سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے۔ مولانا محمد اسلم قریشی کی بلاتاخیر بازیابی کا بندوبست کیا جائے اور قادیانیوں کے ہیڈ آف دی ربوہ مرزا طاہر احمد کو انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کر کے اسلم قریشی اغوا کیس میں شامل تفتیش کیا جائے قادیانیوں کو ووٹ بنانے کا پابند بنایا جائے بصورت دیگر انکا شہریت ختم کر دی جائے ربوہ، شمیر اور دوسرے علاقوں میں جن قادیانیوں نے اپنے آپ کو مسلمان لکھ کر شناختی کارڈ یا پاسپورٹ بنا رکھے ہیں ان کی پڑتال کر کے ضبط کیا جائے اور ان پر مقدمات چلائے جائیں موجودہ حکومت نے مرزائیوں کی اسلام دشمن اور غیر قانونی سرگرمیوں پر جو چپ سادھ رکھی ہے اس کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور ربوہ میں بھی صدارتی آرڈیننس پر عمل کر دیا جائے

مولانا محمد رمضان آزاد کا تبلیغی دورہ

ٹنڈو غلام علی (رپورٹ مستقیم) مولانا محمد رمضان آزاد مبلغ ختم نبوت حیدرآباد نے منجھو چانگ میں خطاب فرمایا کہ مسلمانوں کو متحد ہو کر ان قادیانیوں کے عزائم کو ناکام بنائیں جو کہ اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔ اور آخر میں انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ منجھو چانگ (بشیر آباد) ہائی اسکول سے قادیانی ماسٹروں کو برطرف کر کے مسلمان عاشق رسولؐ ماسٹر مقرر کئے جائیں۔

کراچی ڈسٹرکٹ ایسٹ کی انتظامیہ کی قادیانیت نوازی

تقریباً ایک سال قبل مسلمانان ڈرگ روڈ کراچی نے قادیانی جماعت ڈرگ روڈ کراچی کی غیر شرعی و غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کی غرض سے تھانہ شارع فیصل کراچی میں ان کے خلاف ایف آئی آر نمبر ۸۵/۸۶ اور ۸۵/۸۶ درج کرائی جس کی بنا پر ان قادیانیوں کے خلاف آرڈیننس نمبر ۲۰ کی دفعہ ۲۹۸/ج کے تحت دو عدد مقدمات ایس ڈی ایم کی عدالت میں چلنے شروع ہوئے اب بحران، قادیانیوں نے اشتعال انگیزی کرتے ہوئے اپنے دو عدد مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کر دیئے اور اپنی عبادت گاہ، گھروں، اور دکانوں پر قرآنی آیات قادیانی مذہب پر اسٹیکر چسپاں کرنے مسلمانوں کے گھروں میں داخلہ کروانا لٹریچر پھینکنے اپنی عبادت گاہ کو مسلمانوں کی مسجد کی شکل دینے کی اشتعال انگیز سرگرمیاں شروع کر دیں ہیں چنانچہ مسلمانان ڈرگ روڈ کراچی نمبر ۲ نے ۱۹۸۶ء کو تھانہ شارع فیصل کے انچارج انسپکٹر مختار احمد کو ایک تحریری درخواست نمبر ۱۵ دی جو گزشتہ دو مہینوں سے پولیس پراسیکیوشن برانچ میں پڑی ہوئی ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ شارع فیصل ڈرگ روڈ کراچی کے وفد نے اس صورت حال کے ازالے کے لئے ایس ایچ او شارع فیصل پولیس اسٹیشن سے حال ہی میں ملاقات کی جس نے قادیانی جماعت ڈرگ روڈ کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کے بجائے ممبران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈرگ روڈ کراچی کے خلاف ایک عدد رپورٹ نمبر ۱۵ بتاریخ ۳۱-۸-۸۶ اور کیس نمبر ۹۲/۸۶ ۳ مرتب کر کے ایس ڈی ایم ملیر کو بھیج دیا، علاقہ ڈرگ روڈ میں ڈسٹرکٹ ایسٹ کی انتظامیہ کے خلاف سخت غم و غصہ ان قادیانی نواز حرکتوں کی وجہ سے پایا جاتا ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈرگ روڈ کے ممبران نے ڈسٹرکٹ ایسٹ کی انتظامیہ سے اپیل میں کہا کہ وہ اس مسئلے کی نزاکت کو سمجھے اور اس کا مناسب حل کرے بصورت دیگر نتائج کی تمام تر ذمہ داری قادیانیوں اور انتظامیہ پر عائد ہو گی۔

قادیانیت کو پاکستان میں فوراً خلاف قانون قرار دیا جائے

لندن میں پاکستان کیخلاف مرزا طاہر کا بیان کھلی دیدہ دلیری ہے۔ مولانا عبدالرحیم شکر گڑھ

شکر گڑھ (نامہ نگار) مجلس تحفظ ختم نبوت شکر گڑھ کے امیر مولانا عبدالرحیم نے اپنے ایک بیان میں قادیانیوں کو سامراجی طاقتوں کا آلۂ کار قرار دیتے ہوئے کہا۔ کہ قادیانیت پوری ملت اسلامیہ کے لئے ناسور کی حیثیت رکھتا ہے ان سے چھٹکارا حاصل کرنا ملت اسلامیہ کی اہم ضرورت ہے پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر منیر احمد خاں نے اپنے حالیہ بیان میں اس امر کی نشان دہی کی ہے۔ کہ قادیانی مغربی ممالک سے سازش کرکے پاکستان کو بدنام ہی نہیں کر رہے بلکہ پاکستان کے خلاف دنیا بھر میں، پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے اب ارباب اختیار کی آنکھیں کھل جانی چاہیے اور قادیانیوں کے بارے میں چشم پوشی کی پالیسی ترک کر دینی چاہیے اور پاکستان کے بچاؤ اور تحفظ کیلئے قادیانیوں کو بلا تاخیر پاکستان میں خلاف قانون قرار دے کر ان کے مراکز کو فوراً بند کر دیا جائے۔ نیز کلیدی عہدوں سے الگ کرکے ان کی جگہ محب اسلام محب وطن مسلمانوں کا تعینات کیا جائے۔ قادیانی مذہبی جماعت نہیں یہ ایک ایسا سیاسی ٹولہ ہے جن کا تعلق، سامراجی قوتوں کے ساتھ رہا ہے اور اب پاکستان دشمن طاقتوں کے ساتھ ان کا گٹھ جوڑ ہے اور گرمجوشی سے پاکستان کے خلاف اسرائیل کی ایجنسی کرکے پاکستان کو نیست و نابود کر دینے کے درپے ہیں۔ برطانیہ میں مرزا طاہر کا بیان جو اس نے لندن کنونشن کو خطاب کرتے ہوئے دیا کہ

۱۔ اللہ تعالیٰ اس ملک پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا

۳۔ آپ بے فکر رہیں چند دنوں میں آپ خوش خبری سنیں گے۔ کہ یہ ملک صفحۂ ہستی سے نیست و نابود ہو جائے گا پاکستان کے خلاف اس قدر دیدہ دلیری پر پاکستان کے ارباب اختیار کی خاموشی خطرناک معلوم ہوتی ہے۔ قادیانی اکھنڈ بھارت کا الہامی عقیدہ رکھتے ہیں اور پاکستان میں اپنے مردوں کے بطور امانت دفن کرتے ہیں۔ کہ جب اکھنڈ بھارت بن جائے گا تو ان مردوں کو قادیان میں لے جا کر دفن کیا جائے گا صدیق آباد ربوہ کا قبرستان اس پر شاہد ہے۔

لودھراں میں یوم امیر شریعت منایا گیا

لودھراں ۲۸ اگست ۱۹۸۶ء بروز جمعرات بعد از نماز عشاء جامع مسجد مدینہ لودھراں شہر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں کے زیر اہتمام یوم امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ منایا گیا جس کی صدارت حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے کالونی لودھراں نے کی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے لودھراں شہر کے بزرگ رہنما مجاہد ختم نبوت جناب خواجہ عبدالحمید صاحب نے کہا ہمیں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے جو درس دیا کہ پوری امت مسلمہ کو اتحاد و اتفاق سے مل جل کر قادیانیت کا مقابلہ کریں انہوں نے اسی مقصد کیلئے مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا قیام فرمایا جو کہ اب ایک ممتاز عالمگیر جماعت بن چکی ہے اور پوری دنیا میں مرزائیوں کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اجلاس سے جناب حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب۔ قاری محمد مجتبیٰ صاحب مولانا لیاقت علی ایڈووکیٹ عبدالمجید ندیم۔ نور محمد مجاہد نے بھی خطاب کیا آخر میں اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت لودھراں نے عہد کیا کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا مشن زندہ رکھیں گے۔ اگر مرزائی غنڈے اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو ان کا مقابلہ کریں گے۔

سانحہ ارتحال

صاحب السیف مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا مفتی نذیر احمد صاحب پسروری رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ ارشد حضرت مولانا

باقی صـ ۲۶

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد کا سویڈن، ناروے، ڈنمارک کا دورہ

مسلمانوں میں بیداری کی لہر قادیانیوں میں کھلبلی مچ گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وفد نے جس میں مدیر ختم نبوت جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا قائد کراچی مولانا اللہ وسایا اور مقامی علماء کرام شامل تھے ۲۱ سے ۲۶ ستمبر تک دو ملکوں سویڈن اور ناروے کا طوفانی دورہ کیا۔ یہ دورہ پہلی مرتبہ ہوا ہے ۲۸ ستمبر کو ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کیا ان ملکوں میں قادیانی قلیل تعداد میں ہیں اس دورے سے ان میں زبردست کھلبلی مچ گئی ہے اور مسلمانوں میں بیداری کی زبردست لہر اٹھی ہے۔ تفصیلی رپورٹ کا انتظار ہے۔

صدائے ختم نبوت

ختم نبوت کانفرنس — صرف دو دن قربان کیجئے

ربوہ جس کا اب صدیق آباد نام تجویز ہو چکا ہے ۔ پہلے دارالارتداد اور دارالکفر تھا ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ عیاشی کا مرکز تھا اور آج بھی ہے ۔ تفصیلات شہر سدوم نامی کتاب میں دیکھی جا سکتی ہیں ۔ ۱۹۷۴ء سے پہلے اس شہر سدوم میں کسی بھی مسلمان کا داخلہ ممنوع تھا ۔ اور حقوق داخلہ بحق قادیانی جماعت محفوظ تھے ۔ ایک مرتبہ فیصل آباد کے مشہور اخبار ایام کے ایڈیٹر کا لڑکا اپنے ساتھی کے ہمراہ اس منحوس اور خدا کی پوری زمین پر بدترین بستی میں داخل ہو گیا ۔ آج تک اس کا نام و نشان نہیں ملا اس کے علاوہ نامعلوم کتنے خون ہیں ۔ جو اس سرزمین نے ہضم کر رکھے ہیں ۔ اور تو اور خود قادیانی بھی رائل فیملی کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے اور آج بھی بن رہے ہیں ۔ ۱۹۷۴ء کے بعد جب قادیانیوں کو چوہڑے چماروں کی طرح غیر مسلم اقلیت تسلیم کر لیا گیا تو یہاں سب سے پہلے ببانگ دہل داخل ہونے والے مجاہدین ختم نبوت تھے ۔

آج وہاں مسلمانوں کی متعدد مساجد کے علاوہ دو مراکز ختم نبوت قائم ہیں ۔ جہاں سے شب و روز ختم نبوت کے نعرے قادیانیوں کے سینے چھلنی کرتے رہتے ہیں ۔ گذشتہ کئی سال سے وہاں آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس بھی منعقد ہونے لگی ہے ۔ جس میں کراچی سے لے کر خیبر تک کے لاکھوں مسلمان شریک ہوتے ہیں ۔ امسال یہ عظیم الشان کانفرنس ۱۶ - ۱۷ اکتوبر کو پورے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہی ہے ۔ جس میں اندرون و بیرون ملک سے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام ، مشائخ عظام ، زعماء ملت اور طالب علم راہنما شرکت کر رہے ہیں ۔

دراصل ربوہ میں مراکز ختم نبوت اور اس کانفرنس کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو خدمات انجام دے رہی ہے ۔ وہ پوری ملت اسلامیہ کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر رہی ہے ۔ غور کا مقام یہ ہے کہ کیا آپ کی بھی کوئی ذمہ داری ہے ۔ آپ کا بھی کوئی حق بنتا ہے ۔ آپ بھی اس سلسلہ میں کوئی خدمت انجام دے سکتے ہیں ؟

جی ہاں ! آپ کی یہ ذمہ داری اور آپ کا یہ حق بنتا ہے کہ آپ اس کانفرنس کے لئے صرف دو دن قربانی دیں ۔ اس کانفرنس کو کامیاب بنائیں ۔ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جو مجاہد اپنی جان ہتھیلیوں پر رکھ کر ربوہ کے محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں ۔ ان کی حوصلہ افزائی کریں ۔ اس کے لئے اگر آپ نے تیاری نہیں کی تو نہ صرف خود تیاری کریں بلکہ اور دوستوں کو بھی تیار کرائیں ۔ اور کاروان در کاروان اس کانفرنس میں شریک ہو کر بیداری اور دینی غیرت کا ثبوت دیں ۔

اس سلسلے میں ہمارے خطباء حضرات کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے جمعہ کے خطبات میں اس کانفرنس میں شرکت کی اہمیت پر روشنی ڈالیں ۔ جانے والوں کے نام لکھیں اور ان کی فہرست مجلس استقبالیہ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد (ربوہ) ضلع جھنگ کے پتہ پر روانہ کریں ۔ تاکہ ان کی رہائش اور دیگر انتظامات کے لئے آسانی پیدا ہو ۔ ہمیں امید ہے کہ امسال ہونے والی کانفرنس پہلے سالوں کی نسبت ایک تاریخی اور عظیم الشان کانفرنس ثابت ہوگی اور اس کے اثرات بھی دور رس ظاہر ہوں گے ۔

محمد حنیف ندیم

کیا قادیانی پاکستان کے خیر خواہ ہیں؟

بھارت میں شائع شدہ ایک قادیانی رپورٹ کا اجمالی جائزہ

روسی سفارتکار کا قتل، قادیانی سازش خبریں بولتی ہیں

ختم نبوت کے گذشتہ سے پیوستہ شمارے میں "لیجیے بلی تھیلے سے باہر آگئی" کے عنوان سے ایک شذرہ سپرد قلم کیا گیا تھا۔ اور ایک خبر کے حوالے سے لکھا تھا کہ قادیانی اب "قادیانستان" کی تعمیر کے لئے بھارتی حکومت سے امداد کی درخواست کریں گے۔ اس سلسلے میں مختصراً کچھ گذارشات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ جو خبر ہم نے روزنامہ جنگ کے حوالے سے شائع کی تھی۔ اس میں قادیانیوں نے اپنی تعداد بتانے میں اپنے جھوٹے نبی مرزا قادیانی کے بھی کان کتر لئے۔ جس طرح جھوٹ بولنا، دھوکہ و فریب دینا، مبالغہ آرائی کرنا اس کی فطرت تھی۔ اس کے پیروکار مرزا قادیانی سے چند قدم آگے ہی نظر آتے ہیں۔

خبر میں قادیانیوں نے اپنی تعداد ڈیڑھ کروڑ اور پاکستان میں ۴۵ لاکھ بتائی ہے حالانکہ پاکستان میں مردم شماری کے مطابق یہ تعداد ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ اگر ہم ان کا دعویٰ صحیح مان لیں تو قادیانیوں کو چاہیئے کہ وہ اخبارات کو اپنی مکمل فہرست جاری کر دیں۔ جس کا ریکارڈ ان کے مرکز ربوہ میں موجود ہے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ قادیانی اس کے لئے قطعاً تیار نہیں ہوں گے۔ اس لئے کہ کہیں ان کا جھوٹ آشکارا نہ ہو جائے۔ جہاں تک بیرونی ممالک میں ان کی تعداد کا تعلق ہے۔ وہ بھی اکثر پاکستان و بھارت کے رہنے والے ہیں۔ وہاں کے اصل باشندے جنہوں نے قادیانیت کو قبول کیا برائے نام ہیں۔ جس کا اندازہ حال ہی میں منعقد ہونے والی قادیانیوں کی اس عالمی کانفرنس سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو لندن کے نزدیک ان کے نئے مرکز میں ہوئی ہے اور جس میں خود ان کی شائع کردہ رپورٹوں کے مطابق کل چھ ہزار افراد شامل ہوئے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے کانفرنس کے شرکاء کی تعداد بتانے میں مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے۔ تاہم اگر یہ صحیح ہے تو اس سے پوری دنیا کے قادیانیوں کی کل تعداد کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ہمارے جائزے کے مطابق ان کی پاکستان سمیت پوری دنیا میں تعداد اڑھائی لاکھ سے زیادہ نہیں ہے۔ یوں جو گروہ ایک جھوٹے، مکار، مجموعہ امراض اور بدکردار شخص کو نبوت کے منصب پر بٹھا سکتا ہے۔ وہ اپنی تعداد ڈیڑھ کروڑ کے بجائے اگر دس کروڑ بھی ظاہر کرے تو کیا بعید ہے۔

۲۔ خبر میں دوسرا سفید جھوٹ یہ گھڑا گیا ہے کہ پاکستان میں اب تک ۱۵ ہزار قادیانی مارے جا چکے ہیں۔ اور ان کی تقریباً ایک ارب روپے مالیت کی جائیداد لوٹی اور تباہ ہو چکی ہے۔ حالانکہ خود قادیانیوں کے رسائل نے مرنے والوں کی کل تعداد گیارہ لکھی ہے۔ جن کے قتل کی وجہ ان کے باہمی خاندانی جھگڑے ہو سکتے ہیں اور یہ بھی عین ممکن ہے کہ وہ ڈاکوؤں کا نشانہ بنے ہوں کیونکہ سندھ میں کئی سال سے ڈاکوؤں کی عملداری ہے۔ اور گذشتہ دنوں شائع ہونے والی ایک خبر کے مطابق صرف سندھ میں چار ہزار ڈاکو سرگرم عمل ہیں۔ لیکن چونکہ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں۔ اور اکھنڈ بھارت کا الہامی عقیدہ رکھتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے بھارتی حکومت کو پاکستان کے خلاف ابھارنے اور پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے لئے مرنے والوں کی تعداد گیارہ سے بڑھا کر پندرہ ہزار کر دی۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ اگر اتنی تعداد میں قادیانی جہنم رسید ہو جاتے تو آج پاکستان میں کوئی قادیانی نظر نہ آتا اور پاکستان صحیح معنی میں پاکستان بن جاتا۔

۳۔ اسی خبر میں کہا گیا ہے کہ قادیانی علیحدہ وطن "قادیانستان" کے قیام کے لئے بھارتی حکومت سے امداد کے خواہاں ہیں۔ اور یہی وہ بنیادی وجہ ہے جس کی بناء پر انہیں اتنا بڑا اور بے سروپا گپ تک مارا گیا کہ پاکستان میں ۱۵ ہزار قادیانی مارے جا چکے ہیں۔ دراصل قادیانیوں نے پاکستان کو دل سے قبول نہیں کیا جس کا ثبوت ان کے آنجہانی پیشواء مرزا محمود کا یہ الہام ہے کہ "اگر تقسیم ہوئی تو یہ عارضی ہو گی۔ اور ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ اکھنڈ بھارت بن جائے (تفصیلی بیان دیکھئے الفضل ۵ اپریل ۴۷ء) پھر جب مرزا محمود کے الہام کے برعکس پاکستان بن گیا تو وہ صوبہ بلوچستان کے دورے پر گیا۔ اس نے وہاں دیکھا کہ آبادی کم رقبہ زیادہ اور یہاں ذکری فرقہ بھی موجود ہے جو ہماری طرح ایک جھوٹے نبی کو مانتا ہے۔ اور جنہیں آسانی سے قادیانی بنایا جا سکتا ہے۔ تو اس کے منہ سے رال ٹپکنے لگی۔ کہ کیوں نہ اس صوبے کو احمدی صوبہ بنا

باقی صہ ۲۵

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری

وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ
الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ
مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ
فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا
وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ
بِهِمْ خَصَاصَةٌ ، وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ
نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(سورہ حشر۔ رکوع ۱)

ترجمہ: ؛ اور اس میں ان لوگوں کا بھی حق ہے ، جو لوگ دار الاسلام میں (یعنی مدینہ منورہ میں) پہلے سے رہتے تھے ، اور ایمان میں ان (مہاجرین کے آنے) سے پہلے سے قرار پکڑے ہوئے ہیں (یعنی ان مہاجرین کے آنے سے پہلے ہی وہ ایمان لے آئے تھے ۔ اور یہ ایسی خوبی کے لوگ ہیں کہ) جو لوگ ان کے پاس ہجرت کرکے آتے ہیں ان سے یہ لوگ (یعنی انصار) محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ ملتا ہے اس سے یہ اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں پاتے (کہ اس کو لینا چاہیں یا اس پر رشک کریں) اور ان مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں ۔ چاہے خود ان پر فاقہ ہی کیوں نہ ہو ، اور حق یہ ہے کہ ، جو شخص اپنی طبیعت کے لالچ سے محفوظ رہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں

فائدہ اوپر کی آیات میں بیت المال کے مستحقین کا ذکر ہو رہا ہے ۔ کہ کن کن لوگوں کا اس میں حق ہے ۔ منجملہ ان کے اس آیت شریفہ میں انصار کا ذکر ہے اور ان کے خصوصی اوصاف کی طرف اشارہ ہے ۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں رہ کر ایمان اور کمالات حاصل کئے ہیں ۔ اور اپنے گھر رہ کر کمالات کا حاصل کرنا عام طور سے مشکل ہوا کرتا ہے ۔ دُنیوی دھندے اور دوسرے امور اکثر آڑے بن جاتے ہیں ۔

اور دوسری خاص صفت انصار کی یہ ہے کہ یہ لوگ مہاجرین سے بے حد محبت کرتے ہیں ۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ کا جس کو علم ہے وہ ان حضرات کے حالات اور ان کی محبت کے واقعات سے حیرت میں رہ جاتا ہے ۔ چند واقعات " حکایات صحابہ " میں بھی گذر چکے ہیں ۔

ایک واقعہ مثال کے طور پر یہاں لکھتا ہوں کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کرکے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مہاجرین اور انصار کے درمیان حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ اس طرح فرما دیا تھا کہ ہر مہاجر کا ایک انصاری کے ساتھ خصوصی جوڑ پیدا کر دیا تھا ۔ اور ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا تھا ۔ اس لئے کہ حضرات مہاجرین پردیسی حضرات ہیں ان کو اجنبی جگہ ہر قسم کی مشکلات پیش آئیں گی ۔ انصار مقامی حضرات ہیں وہ اگر ان لوگوں کی خاص طور سے خبر گیری اور معاونت کریں گے تو ان کو سہولتیں پیدا ہو جائیں گی کیا بہترین انتظام تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس میں مہاجرین کو بھی ہر قسم کی سہولت ہوگئی اور انصار کو بھی دقت نہ ہوئی کہ ایک شخص کی خبر گیری ہر شخص کو آسان ہے ۔

اسی سلسلہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنا قصہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم لوگ مدینہ طیبہ آگئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی بندی کا رشتہ جوڑ دیا ۔ سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں ۔ میرے مال میں سے آدھا تم لے لو اور میری دو بیبیاں ہیں ، ان میں سے جونسی تمہیں پسند ہو ، میں اس کو طلاق دے دوں جب اس کی عدت پوری ہوجائے تم اس سے نکاح کر لینا (بخاری)

زید بن اسلم کہتے ہیں کہ انصار نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہم سب کی زمینیں مہاجرین پر آدھی آدھی بانٹ دیجئے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول نہیں فرمایا بلکہ یہ ارشاد فرمایا کہ کھیتی وغیرہ میں یہ لوگ کام کریں گے اور پیداوار میں حصہ دار ہوں گے (در منثور) کہ ان کی محنت سے تم کو مدد ملے گی اور تمہاری زمین سے ان کو مدد ملے گی ۔

اس قسم کے تعلقات اور آپس کی محبت محض دینی برادری پر آج عقل میں بھی مشکل سے آسکے گی ۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ آج وہ مسلمان جس کا خصوصی امتیاز ، ایثار اور ہمدردی تھی محض خود غرضی اور نفس پروری میں مبتلا ہے ۔ دوسروں کو جتنی بھی تکلیف پہنچ جائے ، اپنے کو راحت مل جائے کبھی مسلمان کا شیوہ یہ تھا کہ خود تکلیف اٹھاتے تھے کہ دوسروں کو راحت پہنچ جائے ۔ مسلمانوں کی تاریخ اس سے بھری ہوئی ہے ۔ ایک بزرگ کی بیوی بہت زیادہ بد خلق تھیں ، ہر وقت تکلیف دیتی تھیں کسی نے ان سے عرض کیا کہ آپ اس کو طلاق دے دیجئے ۔ فرمایا کہ مجھے یہ خوف ہے کہ پھر یہ کسی دوسرے سے نکاح کرے گی اور اس کی بد خلقی سے اس کو تکلیف پہنچے گی (احیاء) کیسی باریک چیز ہے ۔ آج ہم میں سے بھی کوئی اس لیے تکلیف اٹھانے کو تیار ہے کہ کسی دوسرے کو تکلیف نہ پہنچے ۔

تیسری صفت آیت شریفہ میں انصار کی یہ بیان کی کہ مہاجرین کو اگر کہیں سے غنیمت وغیرہ میں سے کچھ ملتا ہے تو اس سے انصار کو دل تنگی یا رشک نہیں ہوتا ۔

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

بھائیوں نے اسے جلتے بھٹے میں ڈال دیا خدا نے آگ کو گلزار بنا دیا

جتوئی ضلع مظفر گڑھ کا ایک سچا واقعہ

معجزات انبیاء کرام علیہم السلام میں ہم نے یہ واقعہ پڑھا اور ہمارا اس پر ایمان ہے کہ جب خدا کے برگزیدہ پیغمبر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بتوں کو توڑا تو وقت کے بادشاہ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کا یوں انتقام لینا چاہا کہ لکڑیوں کا ڈھیر لگایا گیا اور اس کو آگ لگا کر حضرت ابراہیمؑ کو اس میں پھینکا گیا۔ ادھر انہیں آگ میں پھینکا ادھر خدائے تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا۔

قلنا یٰنار کونی بردًا وسلٰمًا علیٰ ابراھیم

یعنی اے آگ ٹھنڈی ہو جا اتنی ٹھنڈی کہ وہ ٹھنڈ کی وجہ سے ٹھٹھر جائیں بلکہ سلامتی والی ہو جا۔ خدا کا حکم پاتے ہی آگ گل و گلزار بن گئی۔

مثنوی میں مولانا رومیؒ نے ایک عورت کا واقعہ لکھا ہے جسے خدا کی توحید اور جادۂ حق سے ہٹانے کی کوشش کی گئی تو اس نے انکار کر دیا۔ اس کی گود میں معصوم بچہ تھا، ظالموں نے اس سے کہا اگر تو اپنے دین پر قائم رہتی ہے تو پھر ہم تیرے اس بچے کو اس جلتے تنور میں ڈالتے ہیں۔ لیکن وہ پھر بھی باز نہ آئی ظالموں نے معصوم بچے کو اس کی گود سے چھین لیا اور تنور میں پھینک دیا ان کا خیال تھا کہ ماں کی ممتا جوش مارے گی تو کہہ دے گی کہ میرے بچے کو کچھ نہ کہو میں اس دین کو چھوڑتی ہوں لیکن جوں ہی بچے کو تنور میں ڈالا تو آگ گل و گلزار میں تبدیل ہو چکی تھی اور بچہ آگ کے انگاروں سے اس طرح کھیل رہا تھا جیسے ... یا مرزائی نواز قسم کے لوگ فوراً اس کا انکار کر دیں گے ملحد اور بے دین قسم کے لوگ تو کہیں گے کہ خلاف فطرت ہے کیونکہ آگ کا خاصہ جلانا ہے اور مرزائی کہیں گے کہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے کیوں نہ کہیں گے اس لئے کہ ان کے پیغمبر مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ لیکن اس کے ہاتھ پہ ایسا واقعہ ظاہر نہیں ہوا اور ظاہر ہو بھی کیسے سکتا تھا ___ تھا جو جھوٹا اس نے جرأت

انتخاب لاجواب

جب کوہ احد پہ اہل ایمان کے قدموں میں ڈگمگاہٹ آئی۔ جو ہمیشہ جمے رہنے کے لئے بنے تھے۔ جب خود پہاڑ لرز اٹھا۔ جب کفر نے اسلام کے نکلے ہوئے سینے پہ ناکام مشق ستم کے بعد اسلام کی پیٹھ میں خنجر اتار دینے کے لئے دست ستم بڑھایا تو گھن گرج کو کچل ڈالنے والی ایک آواز فضا میں لہرا رہی تھی۔ یہ حضرت انسؓ بن نضر کی پرشوق آواز تھی "اے سعد کہاں چلے؟ کیا تم نہیں محسوس کرتے۔ مجھے تو جنت کی خوشبو اسی احد کے پہاڑ سے آ رہی ہے!" ___ اور پھر انہوں نے انتظار کہاں کیا ___؟ تاب انتظار تھی کس کو ___؟ جنت کی خوشبو سے جو دل و دماغ بس گئے ہوں وہ دنیا میں کتنی دیر ٹک سکتے ہیں؟ دوسرے ہی لمحے حضرت انسؓ موت کے لشکر پہ ٹوٹ پڑے تھے۔ تلوار ان کے ہاتھ میں تھی اور جان ہتھیلی پہ ___ اور نگاہ اس جنت پہ جس کی محض خوشبو سونگھ کر وہ دنیا و مافیہا سے دامن جھٹک کر چل دیے تھے۔ جب ان کی روح خدا سے جا ملی تو لوگوں نے ان کے گھائل جسم کو دیکھا ایک ایسا جسم جو جسم سے زیادہ زخم تھا۔ ایک لاش جس کو ان کی بہن بھی فقط ہاتھ کے پوروں سے پہچان سکی تھی ___ ایک مجاہد ___ ایک شہید جس کے جسم پہ ۸۰ گھاؤ تیر اور تلوار کے گئے تھے۔

اللہ اکبر ___ اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ ___ واللہ اکبر! ___ اللہ اکبر ___ وللہ الحمد ___

اور مت کہو کہ مردہ ان لوگوں کو جو راہ خدا میں موت کے گھاٹ اتارے گئے۔"

"نہیں۔ نہیں ___!! وہ تو جیتے جاگتے ہیں لیکن یہ سمجھنا تمہارے بس کی بات نہیں!"

یہی زخموں سے پارہ پارہ بدن گواہ ہے کہ زندگی وہی زندگی ہے جس کو دنیا موت کہے جائے مگر خدا کہتا ہے وہی تو زندگی ہے ___ لیکن ذرا ان مردوں کا خیال تو کرو جن کو تمام عمر بھی اس زندگی کی آرزو تک نہیں ہوتی ___! کیسے تھے وہ لوگ بھی جو حق پہ مٹ جانے کو تڑپتے تھے۔ اور کیسے ہیں ہم کہ حق پہ جینے کو بھی تیار نہیں ___ وا حسرتا

(ماخوذ کیا ہم مسلمان ہیں؟ شمس نوید عثمانی)

(افشاں پروین کراچی یونیورسٹی)

پھولوں سے کھیل رہا ہو۔

آج کے دور میں اگر ایسا واقعہ ظاہر ہو جائے تو وہ عجیب لگے گا۔ اور مادہ پرست، دین کے دشمن ملحد مرزائی شنشے پیش کر دیں (کہیں وہ بھی پوری نہ ہو سکیں) ایسے واقعات کیلئے خدا اور رسولؐ سے سچی محبت شرط ہے بقول علامہ اقبالؒ

آج بھی ہو جو براہیمؑ کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

ذیل میں گذشتہ رمضان المبارک میں رونما ہونے والا ایک سچا واقعہ پیش کیا جا رہا ہے جسے سکھر سے ہفت روزہ ختم نبوت کے نمائندے حافظ غلام محمد صاحب نے بھیجا ہے۔ پڑھیے اور ایمان تازہ کیجئے (محمد حنیف ندیم)

ایک شخص قوم کا میرانی علاقہ جتوئی تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ کا رہنے والا ہے۔ اس کے پانچ لڑکے ہیں پانچواں لڑکا اس کی دوسری بیوی سے ہے جو انتہائی نیک اور حافظ قرآن ہے۔ اس کی نیکی اور فرمانبرداری کی وجہ سے ماں باپ کو اس سے قدرتی طور پر زیادہ محبت تھی۔ جس کی وجہ سے اس کے دوسرے چار بھائی جو دوسری بیوی سے تھے حسد کرنے لگ گئے۔ انہوں نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح ہم اسے والدین کی نظروں سے گرا دیں لیکن وہ ناکام رہے

گذشتہ رمضان المبارک کا پانچواں روزہ تھا۔ عصر کے بعد وہ چاروں بھائی اینٹوں کا بھٹہ جلا رہے تھے کہ ان کا پانچواں بھائی ان کے پاس بھٹہ پر پہنچا اور کہا کہ افطاری کا وقت قریب ہے بھٹہ کا منہ بند کرو اور چلو، وہ بھٹہ کا آخری دن تھا اور آگ بھی خوب دہک رہی تھی۔ اس کے دوسرے بھائیوں نے سوچا موقع غنیمت ہے کیوں نہ اسے بھٹے میں ڈال دیں۔ جل بھن جائے گا آگ اس کا نام ونشان تک مٹا دے گی۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔

بھائی! ذرا آگے ہو کر اندر کی طرف دیکھو آگ ابھی طرح جل رہی ہے یا نہیں! ابھی وہ بھائیوں کے حکم کی تعمیل میں اندر جھانکنے لگا ان چاروں نے اسے زور سے دھکا دیا اور وہ جلتے ہوئے بھٹے میں جا گرا۔ ظالم اور شقی القلب بھائیوں نے فوراً بھٹے کا منہ بند کر دیا اور اسے جلتی ہوئی آگ میں چھوڑ کر گھر پہنچ گئے۔ افطاری کے وقت اس کی ماں نے ان سے پوچھا میرا بیٹا کہاں ہے! تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کر دیا۔ گاؤں میں پتہ چلایا تو اس کا کہیں اتہ پتہ نہ ملا۔ اس کی ماں کو شک ہوا کہ کہیں میرے بیٹے کو قتل نہ کر دیا ہو۔ یہاں تک کہ تراویح کا وقت ہو گیا وہ پھر بھی نہ آیا اب اس کی والدہ کی پریشانی مزید بڑھ گئی۔ اس کے والد سے کہا کہ میرے بیٹے کو کہیں اس کے بھائیوں نے قتل کر کے یا ویسے ہی بھٹے میں نہ ڈال دیا ہو۔ اس نے فوراً پولیس کو اطلاع دی۔ رات کے بارہ یک بجے پولیس آئی تقریباً دو یا تین بجے بھٹے پر پہنچ کر اس کے سوراخ کھولنا شروع کئے جب کھولتے کھولتے اندر کے حصے میں آئے تو آواز آئی۔

بھائی! میرا خیال رکھنا میں اندر زندہ ہوں“

فوراً اسے سوراخ سے باہر نکالا گیا یہ دیکھ کر سب دنگ رہ گئے کہ وہ دہکتی ہوئی آگ میں کیسے زندہ رہا۔ تفصیلات پوچھنے پر اس نے بتایا کہ جب میرے بھائی مجھے اندر پھینک کر گئے تو آگ میرے لئے گلزار بن چکی تھی۔ عین افطاری کے وقت ایک سفید ریش بزرگ آئے اور مجھے افطاری تھما کر چلے گئے۔ میں نے مغرب کی نماز وہیں ادا کی یوں لگ رہا تھا

باقی ص ۲۵

نماز اہم ترین عبادت ہے!

رخسانہ انجم مانسہرہ

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ جب بیت اللہ میں نماز پڑھتے تو حرم شریف کے کبوتر یہ خیال کر کے یہ سوکھا ہوا درخت ہے آپ کے اوپر بیٹھ جاتے کیوں کہ ہیبت و عظمت خداوندی کے باعث سوکھے درخت کی طرح آپ بے حس و حرکت کھڑے رہتے تھے۔

★ حضرت ابراہیم بن شریک کے سجدے کی کیفیت یہ تھی کہ جب آپ سجدہ میں جاتے تو جانور آپ کو مٹی کا ٹیلہ خیال کر کے آپ کی پشت پر بیٹھ جاتے

★ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ اپنی نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے تھے کہ آپؐ کے قدم مبارک دیر تک کھڑے رہنے کی وجہ سے سوج جاتے تھے۔ اور رونے کی وجہ سے آپؐ کے مصلے پر آنکھوں سے اس طرح آنسو ٹپکتے تھے۔ جیسے کہ ہلکی ہلکی بارش میں بوندیں پڑا کرتی ہیں۔

★ حضرت ابو مسعودؓ انصاری سے روایت ہے کہ حضور پاکؐ نے ارشاد فرمایا جب نماز کا وقت آتا ہے تو رب العزت ایک فرشتہ سے منادی کراتے ہیں:- اے لوگو! اٹھو جو آگ تم نے گناہوں کی جلائی ہے اس پر پانی ڈالو اور اس کو بجھاؤ تو نمازی آدمی اٹھ کر وضو کرتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں ان کے لئے گناہوں کی بخشش ہو جاتی ہے اور بے نمازی جیسے تھے ویسے ہی رہ جاتے ہیں۔

مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

پروفیسر محمد ظفر اقبال قریشی گورنمنٹ کالج مانسہرہ

آپ اصحاب ظاہر اور ارباب باطن کی خوبیوں کا حسین مرقع تھے

چند کرامات یا واقعات

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کو عام طور سے لوگ ایک بلند پایہ عالم، ماہر سیاستدان، اور حاذق حکیم کے طور پر جانتے پہچانتے ہیں۔ لیکن ان کی باطنی کیفیات، ان کے سوز و گداز، عشق رسول اور حب خدا کے بلند مقام سے کما حقہ آگاہ نہیں ہیں۔ ان باطنی مقامات کے نتیجہ میں بعض اوقات عجیب و غریب حالات کا ظہور ہوتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں انہیں کرامت کہا جاتا ہے۔ اگرچہ اصلی کرامت استقامت فی الدین ہے۔ تاہم اس کے علاوہ بھی بعض اولیاء کرام سے کچھ خرق عادت حالات کا ظہور ہوتا ہے۔ جن سے عام لوگوں کے ذہن میں ان کی قدر و قیمت بڑھ جاتی ہے۔ اور عند اللہ مقبولیت کا خاص یقین پیدا ہو جاتا ہے۔ حضرت مولانا ہزاروی بھی اپنے زمانہ کے بہت بڑے ولی اور بزرگ تھے اگرچہ ظاہری حالات نے ان کی باطنی شخصیت کو اپنے رنگ میں چھپا رکھا تھا۔ آپ قطب زمان حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں کے خاص مرید تھے۔ اور سلوک کی منزلیں ان ہی سے طے کی تھیں۔ اس طرح وہ اصحاب ظاہر اور ارباب باطن کا حسین مرقع تھے۔ یہاں ہم ان کی چند کرامتیں بیان کرتے ہیں تاکہ قارئین ان کی شخصیت کو اس رخ سے بھی پہچان سکیں۔

مادر زاد ولی

۱۔ آپ درحقیقت مادر زاد ولی تھے۔ ایک ثقہ روایت میں ہے کہ جب آپ شکم مادر میں تھے۔ تو آپ کے والد بزرگوار گھر سے باہر کوئی چیز بھی کھاتے تو واپسی پر والدہ ماجدہ بتا دیتیں کہ آپ نے فلاں چیز کھائی ہے۔ والد صاحب اس پر تعجب کرتے اور خاموش ہو جاتے۔ لیکن جب آپ کی پیدائش ہو گئی تو یہ بات نہ رہی۔ والد بزرگوار نے فرمایا کہ یہ سب اس بچے کی کرامت تھی۔ غالباً اسی مناسبت سے آپ کا نام غلام غوث رکھا گیا کہ یہ بچہ بڑا ہو کر غوث زمان ہو گا۔ الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔

مولانا پر خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی نظر عنایت

۲۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں جب سارے لیڈر گرفتار ہو گئے اور آپ کو مرکزی قیادت کی طرف سے یہی حکم ملا کہ گرفتاری نہ دیں بلکہ پیچھے رہ کر کام کریں۔ تو آپ نے حکم کی تعمیل کی۔ لیکن ادھر حکومت نے لاہور میں مارشل لاء لگا دیا۔ اور آپ کے بارے میں حکومت نے آرڈر دیدیا۔ کہ جہاں ملے اسے گولی مار دی جائے۔ اور جو بھی

قرآن پاک کا ایک عظیم معجزہ

۳۔ ۳۵ سال پہلے الہ آباد میں ایک نامور ڈاکٹر ایس راج رنجیت سنگھ نام کے تھے۔ سول سرجن کے عہدہ سے ریٹائر ہوئے۔ ضلع فتح پور میں شریف کالستھوں کا ایک خاندان تھا۔ اسی گھرانے کے یہ بھی تھے۔

ڈاکٹر صاحب قرآن مجید کی ایک آیت سے خصوصی طور پر متاثر ہوئے اور وہی تاثر ان کے ایمان لانے کا باعث ہوا۔ سورہ زمر پ ۲۳ کے پہلے رکوع میں آیا ہے۔

یخلقکم فی بطون امھٰتکم خلقاً من بعد خلق فی ظلمٰت ثلٰث

ڈاکٹر صاحب کہتے تھے کہ جنین کی تین جھلیاں یا تہیں ہوتی ہیں اور جسم انسانی کی تشریح کا اتنا دقیق علم عرب کے ایک امی کو ہو ہی نہیں سکتا تھا جب تک کہ غیب سے اسے علم نہ دیا جاتا اور یہ ثبوت ہے اس کا کہ قرآن کلام محمد نہیں کلام اللہ تھا۔ (صدق ۵ مارچ ۱۹...ء)

عام مفسرین تینوں تاریکیوں کی تشریح یوں کرتے ہیں کہ ایک تاریکی خود شکم کی ہے دوسری رحم مادر کی اور تیسری جنین کی۔ گویا قرآن کے الفاظ میں قدیم ذہن کے لئے بھی اطمینان کا مواد تھا اور جدید ترین تحقیقات کو وہ اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

اسے زندہ یا مردہ پکڑ کر لائے گا تو اسے پندرہ ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ حضرت مولانا سے میں نے ایک دن ہمت کر کے روپوشی کے بارے میں کچھ حالات بیان کرنے کی درخواست کی۔ آپ اس دن بڑے اچھے موڈ میں تھے۔ فرمایا ایک بات میں تم سے بیان کرتا ہوں جو کسی سے بیان نہیں کی۔ فرمایا۔ جب میں روپوش تھا۔ پولیس اور فوج میری تلاش میں جگہ جگہ چھاپے مار رہی تھی۔ مجھے سخت پریشانی لاحق تھی۔ اور اپنی حالت پر سوچتا تھا۔ اگر اس حالت میں گولی سے مارا جاتا ہوں۔ تو یہ بزدلی کی موت ہے اور اگر گرفتاری کے لئے ظاہر ہوتا ہوں تو مرکز کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔ یہ پریشانی تین دن تک رہی۔ اور تیسرے دن مجھے کچھ نیند اور کچھ بیداری کی حالت میں حضور انورؐ کی زیارت مبارک نصیب ہوئی۔ اور آپؐ نے میری پیشانی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔

مولوی غلام غوث تم نے اللہ کے رسول کی عزت کے لئے قربانی دی ہے۔ پریشان مت ہو۔ کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا!

جب میری آنکھ کھلی تو طبیعت میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اور کامل اطمینان پیدا ہو گیا۔ بعد میں بہت سی تکالیف بھی آئیں۔ لیکن مجھے قطعاً پریشانی نہیں ہوئی۔ اور اس کے بعد ہی میں فوج اور پولیس کو چل دیکر نکل گیا اور ایسے اوقات بھی آئے کہ میرے پیچھے فوج اور پولیس والے نماز پڑھتے رہے لیکن پہچان نہ سکے۔ یہ سب حفاظت الٰہی اور بشارت نبویؐ کا نتیجہ تھا۔

(۳) آپ چونکہ بڑے ماہر حکیم تھے۔ اور اس فن میں اکسیر سازی اور کیمیاگری کی لت انسان کو پڑ ہی جاتی ہے۔

ایک دفعہ کسی اچھے اور نیک آدمی نے کیمیا کا نسخہ بتایا۔ اور اس کی صحت کے لئے سخت قسم کی قسم کھائی۔ حضرت مولانا نے اس کی بات کو صحیح مان کر چیزیں منگوائیں۔ اور مذکورہ ترکیب کے مطابق بنانا شروع کیا۔ رات کا اندھیرا اور گھر کی تنہائی ہے۔ اور حضرت مولاناؒ اپنے نسخہ کیمیا کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اسی رات حضرت کی اہلیہ محترمہ کو حضور اقدسؐ کی زیارت مبارک نصیب ہوتی ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

کہ مولوی غلام غوث کو میرا سلام کہو اور یہ کہو کہ جس کام میں تم لگے ہوئے ہو بڑا خطرناک ہے ذرا احتیاط کرو،،

جب ہماری خالہ آپ کی اہلیہ محترمہ کی آنکھ کھلی تو آپ نے حضرت مولانا کو آواز دی۔ جب آپ اندر تشریف لائے تو گھر میں ایسی خوشبو آرہی تھی جیسے کسی نے عطر و گلاب کی بوتلیں لا کر گرادی ہوں۔ آپ نے اہلیہ سے فرمایا کہ یہ خوشبو کیسی ہے۔ اور تم نے مجھے کیوں کام سے نکالا ہے؟ کہا۔ میں نے ابھی ابھی رسول اللہؐ کو خواب میں دیکھا ہے۔ اور آپؐ نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب کو میرا سلام کہو اور یہ کہو کہ جس کام میں تم لگے ہوئے ہو بڑا خطرناک ہے۔ ذرا احتیاط کرو۔ چنانچہ حضرت مولانا صاحب نے اسی وقت اس کام کو چھوڑ دیا۔ اور فرمایا۔ جس چیز کو رسول اللہؐ نے خطرناک قرار دیا ہو۔ اس میں خیر نہیں ہو سکتی۔ اور صبح کو وہ سارا سامان دوسرے لوگوں کو دے دیا۔ اہلیہ محترمہ نے دریافت کیا کہ یہ کیا بات تھی۔ فرمایا کہ ایک شخص نے قسم کھا کر اکسیر کا نسخہ بتایا تھا اور میں اسے بنانا چاہتا تھا جس سے حضور اکرمؐ نے منع فرما دیا۔

نعت

حمید عبداللہ شاہ مظہر لیفہ

دلِ افروز ہر دم خیالِ محمدؐ
فروغِ نظر ہے جمالِ محمدؐ
نہ دنیا میں کوئی نہ عقبیٰ میں کوئی
محمدؐ ملا خود مثالِ محمدؐ
مصائب سے ہرگز جو گھبرا نہ جائے
وہی ہے وہی ہے بلالِؓ محمدؐ
زمانے میں مظہرؔ وہی سرخرو ہے
جو دل سے ہے شیدائے آلِ محمدؐ

اٹھو

منظور بلوچ اسلام آباد

تحفظِ ختمِ نبوت کے پروانو اٹھو
اور ناموسِ محمدؐ کے نگہبانو اٹھو
شہر ربوہ سے نکالو قادیانی قوم کو
جرأت شبیرؓ لے کر اے مسلمانو اٹھو
صفحۂ ہستی سے مٹا دو فتنۂ افرنگ کو
احمد مختارؐ کے پر جوش دیوانو اٹھو
تابکے صبر و تحمل تابکے ظلم و ستم
وقت کہتا ہے کہ اب منہ زور طوفانو اٹھو
مصلحت کوشی میں ہیں مصروف اب آج تم
سر کٹانے کے لئے بے باک انسانو اٹھو

(۴) ایک دفعہ حضرت مولانا صاحب کی حالت ناگفتہ بہ تھی کہ رمضان المبارک کا مہینہ آگیا پہلا روزہ تو اسی طرح گھر سمیت رکھدیا۔ صبح کو طبیعت پر بہت بوجھ تھا۔ فرمایا کبھی خیال آتا کہ قرض لے لوں۔ لیکن جس کا خیال کرتا۔ طبیعت اس سے کچھ کہنے کو نہ چاہتی غرض اسی طرح دوسرا روزہ بھی گذر گیا۔ تیسرا دن نہایت سخت تھا اور حالات کا رخ مزید سختی کی طرف تھا۔ کہ قطب زمان حضرت مولانا احمد علی صاحب رح کو حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی آپ نے فرمایا۔

"مولوی احمد علی تم سوئے ہوئے ہو اور مولوی غلام غوث کے گھر میں فاقہ ہے۔ جلد اس کی مدد کرو!"

حضرت لاہوری رح فوری طور سے اُٹھے اور سو روپے دیکر آدمی کو روانہ کیا۔ اور ساتھ ہی رقعہ لکھکر دیا کہ اسے واپس نہ کریں حضور ﷺ کا حکم ہے۔ بعد میں اور رقم بھی بھیجی جائے گی۔ رمضان شریف کے بعد جب حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی ملاقات ہوئی تو خلوت میں آپ نے یہ سارا ذکر فرمایا۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ پر بڑی رقت طاری ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے جن پر اللہ جل شانہ اور اس کے نبی معصوم ﷺ کی نظر عنایت رہتی ہے۔

مرتد کی شرعی سزا نافذ کیجئے

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

داڑھی کا مسئلہ

سجاد احمد۔ کراچی

س:۔ کیا داڑھی کترے حافظ کے پیچھے نماز خواہ فرض ہو یا تراویح کیا حکم ہے کیونکہ آج کل تراویح میں عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ کئی حافظ حضرات چھوٹی اور بغیر داڑھی کے تراویح پڑھاتے ہیں اگر ان سے یہ عرض کیا جائے کہ آپ نے داڑھی کیوں نہیں رکھی تو وہ یہ کہتے ہیں کہ داڑھی کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے اگر اہمیت ہوتی تو سعودی عرب میں چھوٹی چھوٹی داڑھی ہے مصر کا ملک بھی مسلمان ہے لوگ ۹۵٪ فیصد کتراتے اور منڈواتے ہیں صحیح جواب سے نوازیں۔

ج:۔ داڑھی رکھنا واجب ہے۔ منڈانا یا کترانا (جب کہ ایک مشت سے کم ہو) بالاتفاق حرام ہے۔ اور ایسے شخص کے پیچھے نماز، خواہ تراویح کی ہو۔ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ گناہ اگر عام ہو جائے تو وہ ثواب نہیں بن جاتا گناہ ہی رہتا ہے۔ اس لئے سعودیوں یا مصریوں کا حوالہ غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

س:۔ صدر ضیاء الحق صاحب کے بارے میں حضرت کی رائے معلوم کرنی ہے۔

ج:۔ کسی شخصیت کے بارے میں رائے اس کے افعال و اعمال کے مطابق قائم کی جاتی ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے وہ اپنی ذات کے لحاظ سے غنیمت ہیں۔ مگر دین کی خدمت کے اور نفاذ اسلام کی ان سے توقع نہیں۔

س:۔ ایک وقت میں دو بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔

ج:۔ اصلاحی تعلق تو ایک ہی شیخ سے ہونا چاہیے۔ البتہ اگر شیخ دور ہوں تو ان کی اجازت سے کسی مقامی بزرگ کی خدمت میں حاضری و استفادہ کا مضائقہ نہیں۔

س:۔ پاکستان بری فوج میں بھرتی کیلئے جو میڈیکل ہوتا ہے اس میں امیدواروں کو برہنہ کیا جاتا ہے اس صورت میں فوج میں جانا چاہیے اور اس کی ذمہ داری کس پر ہو گی۔

ج:۔ جائز نہیں فوج میں جانا ہو تو رجب کے اوپر لکھ چکا ہوں مسئلہ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔

س:۔ ہماری مسجد میں نماز جنازہ مسجد میں پڑھی جاتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ امام صاحب محراب کے آگے جنازہ رکھ دیتے ہیں، اور خود محراب میں کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھاتے ہیں، اور ان کو بہت سے ساتھیوں نے فتوے بھی لا کر دیئے مگر وہ کہتے ہیں کہ میں مسجد کی انتظامیہ کے ہاتھوں مجبور ہوں اور بعض حضرات کی رائے ہے کہ وہ محراب میں اس لئے پڑھاتے ہیں کہ محراب مسجد کے باہر کا حصہ ہے آیا اس صورت میں ہمیں نماز جنازہ پڑھنی چاہیں اور نہ پڑھنے کی صورت میں ہم ثواب سے تو محروم نہیں رہ جائیں گے۔

ج:۔ مسجد میں نماز جنازہ مکروہ ہے۔ انتظامیہ کو چاہیے کہ یہ گناہ بے ضرورت اپنے سر نہ لے۔ محراب مسجد کا حصہ ہے۔ اس کا حکم بھی مسجد کا ہے۔

بزمِ ختم نبوت

غیر ممالک میں قادیانیوں کا فراڈ

پاکستان میں قادیانیوں کی حقیقت واضح ہونے کے بعد انہوں نے بعض غیر مسلم ممالک میں پناہ حاصل کرنے کے لئے مکر و فراڈ کی ایک نئی چال چلی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ وہاں اپنے آپ کو مظلوم اور بے گناہ ظاہر کر کے سیاسی پناہ حاصل کرنے کے لئے پاکستان اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں۔ خود کو سیاسی کارکن اور سیاسی پارٹی سے وابستہ ظاہر کر کے انہیں اس بات پر آگاہ کرتے ہیں۔ کہ انہیں۔ عارضی یا مستقل شہریت دی جائے۔ پھر وہ چند خاندانوں کی شکل میں اپنی ایک کالونی بنانے کی کوشش شروع کر دیتے ہیں۔ اس طرح مرزائیت کی منحوسیت کو اس ملک میں پھیلانے کے لئے ہر طرح غلط اور غیر قانونی ذرائع استعمال کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنے قادیانی آقاؤں کو باخبر کر کے غیر ملکی طاقتوں کی جاسوسی کرتے ہیں اس طرح غیر ممالک میں پاکستانی بالخصوص پنجاب کو بدنام کر کے پاکستان میں بھی عصبیت پیدا کرنے لگ گئے ہیں اور غیر ممالک میں پاکستانی قوم کو ان کے ذریعہ رسوائی اور بدنامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے حالانکہ مسلمانوں اور تمام مسلم اور غیر مسلم ممالک کو معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا قادیانی اور اس کے پیروکار کسی کے وفادار نہیں بلکہ یہ گروہ یہودیوں کا عالمی دلال گروہ ہے اور سامراج کی جاسوسی کا فریضہ انجام دینا ہی اس کا اہم کام ہے۔ ان حالات کے بعد ہر مسلمان کا فریضہ ہے کہ وہ پاکستان اور مسلم ممالک اور غیر ممالک میں ان کا محاسبہ کرے اور ان کا تعاقب عالمی اور بین الاقوامی سطح پر سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر کیا جائے اور سفارتی نمائندوں اور علماء اور دانشور صحافی اور طلباء کے ذریعہ ان کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو نہ صرف باخبر رکھا جائے بلکہ مجلس سے پورا پورا تعاون کیا جائے۔

(محمد عثمان الوری کراچی)

غیرت رسول کا تقاضا یہی ہے۔

امید ہے بفضل تعالیٰ مزاج بخیر ہوں گے ایک دوست کے توسط سے آپ کا شائع کردہ ردِ قادیانیت سے متعلق لٹریچر رسالہ پڑھنے کو ملا۔ آپ جو جہاد کر رہے ہیں یقین جانیئے غیرتِ رسول کا تقاضا یہی ہے

(انیس احمد سیفی پسر حضرت مولانا حکیم عبدالمجید سیفی مرحوم)

میں باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں

رسالہ ختم نبوت کا باقاعدگی سے مطالعہ کرتا ہوں اور عرصہ ۸ ماہ سے یہ رسالے کو پڑھنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ جس میں مرزائیوں کے متعلق کافی معلومات ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ باقی معلوماتی باتیں بھی ہوتی ہیں اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور دعا ہے کہ رسالہ روز بروز ترقی کرے

(عالم زیب صدر ایم احمد مدرسہ تعلیم القرآن بجالی)

ختم نبوت کی خدمات۔ نیپال سے ایک مکتوب

مدرسہ عربیہ نور العلوم مدھولیا نیپال، نیپال کا اہم دینی ادارہ ہے جو اپنے دعوتی و تبلیغی پروگراموں میں ہمیشہ آگے بڑھنے کیلئے کوشاں ہے۔ نیپال جیسے اہم ہندو ملک (شاہی حکومت) میں اپنا دعوتی و تبلیغی فریضہ انجام دے رہا ہے اور امید ہے کہ انشاء اللہ یہ مدرسہ مستقبل قریب میں مسلمانانِ نیپال کیلئے ستارہ نور ثابت ہوگا انشاء اللہ بنا بریں جناب عالی سے گزارش ہے کہ اس مدرسہ کے پتہ پر اپنا یہ ہفت روزہ (ختم نبوت) جاری فرما کر مشکور بنائیں۔

اس پرچے کو ہندوستان میں دیکھ کر ایک پرچہ حاصل کر کے باقاعدہ مطالعہ کے بعد یہ گزارش کر رہا ہوں تاکہ ہم مسلمانان نیپال عموماً اور متعلقین مدرسہ خصوصاً آپ کے پروگراموں نیز کارناموں اور آپ کی عالمی جد و جہد سے باخبر ہو سکیں۔ اللہ پاک آپ لوگوں کو ترقی دے اور اس مجلس کو مزید تقویت بخشے اور پوری دنیا کے ہر ہر ملک میں لوگ اس کے نمائندہ بنیں تاکہ مجلس کی افادیت عام ہو سکے اور یہ اہم دینی ملی فریضہ ہر آدمی سمجھ سکے۔ اور اس کے فوائد سے مستفیض ہو سکے۔

(حاجی عظیم اللہ صدر مدرسہ نور العلوم نول پراسی نیپال)

حضرت مولانا حکیم محمد شریف منتظر درانی کا مکتوب گرامی

حضرت مولانا حکیم محمد شریف صاحب منتظر درانی کروڑ لعل عیسن میں ہفت روزہ ختم نبوت کے مستقل قاری ہیں وہ عالم فاضل ہونے کے علاوہ بہترین شاعر اور ادیب بھی ہیں ان کی نعتیں وقتاً فوقتاً ختم نبوت میں شائع ہوتی رہتی ہیں۔ ظاہر ہے کہ اگر کوئی نظم یا نعت ایسی نظر سے گزرے جو خارج البحر اور ساقط الوزن ہو تو ان کی ہی نہیں ہر اچھے شاعر کی طبیعت پر گراں گزرے گی۔ چنانچہ شمارہ نمبر ۲۱ جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۱۰ پر شائع ہونے والی ایک نظم اور اس شمارے میں شائع ہونے والی ایک نعت کے مصرع پر انہوں نے اپنے مکتوب گرامی میں گرفت کی ہے اور ہمیں توجہ دلائی ہے کہ آئندہ ایسی نظمیں یا نعتیں نہ شائع کیا کریں۔

ہماری مجبوری یہ ہے کہ ہم ختم نبوت کے ہر قاری کے جذبات و احساسات کا خیال رکھتے ہوئے انہیں شائع کر دیتے ہیں۔ تاہم آئندہ کیلئے ہم اپنے نئے شعراء سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسی غیر معیاری قسم کی نظمیں وغیرہ ارسال نہ کریں۔ یا کسی اچھے استاد شاعر سے اس کی تصحیح کرالیا کریں۔

(محمد منیف ندیم)

ملک منظور الٰہی اعوان کا صدر اور وزیر اعظم کے نام خط

۱۔ جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب صدر پاکستان راولپنڈی۔

۲۔ جناب محمد خاں جونیجو صاحب وزیر اعظم پاکستان مسلم لیگ اسلام آباد۔

السلام علیکم! مزاج شریف۔ جناب کو بذریعہ تحریر بتایا جا چکا ہے۔ کہ قادیانی مرتد سب سے بڑے گستاخانِ رسول ہیں۔ ان کا ۱۹۴۷-۶-۵ کا الہامی عقیدہ یہ ہے۔ کہ پاکستان کا وجود عارضی ہے۔ اور ان کا فرض ہے۔ کہ پاکستان کو دوبارہ اکھنڈ ہندوستان بنا دیں قادیانی مرتد اسرائیل کی یہودی فوج میں ۱۹۴۸ء سے سینکڑوں کی تعداد میں بھرتی ہیں۔ جو اب ہزاروں ہو چکے ہوں گے بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کا قبضہ قادیانی فوج کی امداد سے کیا گیا ہے۔ اور بیروت میں عرب فلسطینیوں کا قتل عام قادیانی فوج کر رہی ہے۔ مگر آپ اور آپ کی حکومت پاکستان سے قادیانی مرتدوں کا خاتمہ کر کے بقیہ پاکستان کو بھی اکھنڈ ہندوستان بننے سے نہیں بچانا چاہتی مولانا محمد اسلم قریشی وغیرہ جیسے مسلمانوں کے ۴۰-۵۰ قادیانی قاتلوں میں سے ابھی تک جناب نے ایک قادیانی مرتد کا بذریعہ قاتل کو بھی پھانسی نہیں دی ہے۔ حالانکہ ساہیوال اور سکھر کے قادیانی قاتلوں کو سزا ہو چکی اور توثیق بھی جبکہ ۸-۹ ماہ گزر گئے ہیں۔ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟

(منظور الٰہی ملک اعوان سیالکوٹ)

انٹرنیشنل کانفرنس لندن کی کامیابی پر مبارکباد

انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس لندن کی کامیابی پر ہم شرکاء کانفرنس و معاونین کانفرنس کو دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اس کے مطالبات کی پرزور حمایت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

(عبدالواحد جونیجی رانی پور)

ندوہ کے علماء اور طلباء رسالے کے منتظر رہتے ہیں

آپ کا مشہور و معروف دیدہ زیب دینی علمی اور اصلاحی رسالہ پڑھ کر بہت خوشی و مسرت ہوتی ہے صرف یہی نہیں بلکہ ہماری خارجی علمی دینی اور ملی معلومات میں کافی اضافہ کرتا رہتا ہے اور ندوۃ العلماء کے جمیع طلباء اس کی آمد کے منتظر رہتے ہیں۔

(محمد اعجاز ناظم انجمن اصلاح ندوہ لکھنؤ)

ختم نبوت سے قادیانیت کا خاتمہ

ختم نبوت کے قارئین تو پہلے بھی لکھتے تھے کہ رسالے کا معیار اچھا ہے وغیرہ۔ مگر اب میں اتنی جلدی بڑھتی ہوئی تبدیلی پر حیران ہوں۔ خاص طور پر ان چند ہفتوں میں اتنے خوبصورت ٹائٹل چھپے جس سے بے حد مسرت ہوئی۔ اسلام کے مجاہدوں اور سرفروشوں کی عظیم قربانیوں کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں اور ان لوگوں کا بھی پتہ چلتا ہے جو بظاہر بے ضرر نظر آتے ہیں لیکن وہی آستین کا سانپ ہیں مگر ہمیشہ فتح حق کی ہوتی ہے اور باطل مٹ جاتا ہے بہت سی دعائیں اور آپ جو عوام کی خدمت کر رہے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

(رخسانہ انجم مانسہرہ ہزارہ)

دلی مسرت ہوئی

ہفت روزہ ختم نبوت نظر سے گزرا دلی مسرت ہوئی کہ جناب کی کاوشوں سے ایک عالمگیر مسئلے سے عوام الناس روشناس ہوتے ہیں۔ عالمی سطح پر مرتد مرزائیوں کو عوام سمجھ رہے ہیں۔ یہ ناچیز بھی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ادنیٰ سا غلام ہے اس قسم کے رسالے پڑھ کر فخر محسوس کرتا ہوں کہ ابھی اس دنیا میں بہت سے اعلیٰ ارفع لوگ موجود ہیں جن کی کاوشوں سے ہمارا مذہب دن دگنی رات چوگنی ترقی کر سکتا ہے۔

(محمد سلیمان اعوان مظفر آباد آزاد کشمیر)

ختم نبوت فی القرآن

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت و رد قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سلسلہ کے لئے دیکھئے شمارہ نمبر ۱۲

ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی "ترمذی، مسند احمد"

ترجمہ:۔ بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ کوئی نبی اس حدیث میں مسئلہ اس قدر واضح ہو گیا ہے کہ مزید وضاحت کی ضرورت نہیں۔ رسالت اور نبوت دونوں کا الگ الگ ذکر فرمایا۔ اور ان کی الگ الگ نفی فرمائی۔ اگر صرف رسول یعنی رسالت کی نفی فرمائی ہوتی تو احتمال رہ جاتا اور اس طرح اگر نبوت کی نفی فرمائی ہوتی تو اس کا احتمال رہ جاتا۔ لیکن تمام کے تمام شبہات ختم فرما دیئے

حدیث :۔ ان مثلی ومثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنه واجمله الا موضع اللبنة من زاویة فجعل الناس یطوفون به ویتعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة وانا خاتم النبیین۔ ٥

(بخاری، مسلم، ترمذی، مسند احمد، نسائی)

ترجمہ :۔ بے شک میری اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے جیسا کہ ایک آدمی نے خوبصورت محل بنوایا مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی ہے پس میں وہ اینٹ ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔

مرزائیوں کا حدیث پر اعتراض اور اسکا جواب

اعتراض:۔ حضرت عیسیٰ جب دوبارہ آئیں گے تو عیسیٰ والی اینٹ نکل جائے گی اور محل گر جائے گا۔

جواب:۔ یہ حدیث کثرت سے مختلف کتابوں میں موجود ہے تو گویا مرزائیوں کا یہ اعتراض حضور اکرمؐ کے ساتھ مذاق اور سخت گستاخی ہے۔ دراصل یہ ایک مثال ہے حضور اکرمؐ نے کذابوں کو سلسلہ نبوت سے خارج قرار دینے کے لئے فرمایا۔ مثال کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ واقعی انبیاءؑ کو جوڑ کر محل بنا دیا گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح آخری اینٹ لگنے سے محل مکمل ہوتا ہے اسی طرح آخری نبی کے آنے سے انبیاءؑ کا سلسلہ مکمل ہو گیا اس مثال کو مثال ہی رہنے دیا جائے۔ مثلاً فلاں شخص شیر کی مانند ہے۔ اس کا یہ مطلب یہ نہیں کہ وہ شخص ایک شیر کی طرح جانور ہے۔ اس سے تو مرزائی اس کی دم تلاش کرنا شروع کر دیں گے کہ کیا یہ واقعی شیر ہے اور چار ٹانگوں پر کھڑا ہے۔ مختصر یہ کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت کلی نہیں ہوا کرتی۔

وھم :۔ اگر خاتم النبین کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ تو اخیر زمانہ میں حضرت عیسیٰ کا نزول، جو مسلمانوں کا اجتماعی عقیدہ ہے کیسے صحیح ہو گا۔

ازالہ :۔ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہو گا۔ جیسے آخری اولاد اور آخری بیٹے کہ ہیں۔ یعنی اس کے بعد کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا خواہ اس کے دوسرے بھائی زندہ رہیں اور وہ مر جائے اس کے آخری ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا۔

مرزا قادیانی چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیدا ہوئے لہٰذا مرزا صاحب کا وجود تو ختم نبوت کے منافی ہو گا۔ لیکن حضرت عیسیٰؑ کا نزول ختم نبوت کے معارض نہ ہو گا۔ ایک حدیث میں ہے کہ جب حضرت آدمؑ آسمان سے زمین پر اترے اور یہاں آ کر دل گھبرایا تو حضرت جبرائیلؑ نے اذان دی اور اس میں اشھد ان محمدؐ رسول اللہ کہا تو حضرت آدمؑ نے حضرت جبرائیلؑ سے دریافت کیا کہ محمدؐ کون ہیں؟ تو حضرت جبرائیل نے یہ جواب دیا۔

آخر ولدک من الانبیاء

رواہ ابن عساکر

یعنی "پیغمبروں میں آپ کے آخری بیٹے ہیں یعنی آپ کی اولاد میں سب سے آخری نبی آپؐ پیدا ہوں گے اور حضرت عیسیٰؑ آپ سے پہلے نبی ہو چکے البتہ ان کی عمر آنحضرتؐ سے طویل ہو گی۔ اخیر زمانہ میں اُمت محمدیہ کا مجدد ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور خود بھی شریعت محمدیہؐ کا اتباع کریں گے اور اسے باعث صد افتخار سمجھیں گے۔ اس لئے شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے دو حشر ہوں گے۔ ایک حشر انبیاءؑ کے زمرہ میں ہو گا اور دوسرا حشر اُمت محمدیہؐ کے زمرہ میں ہو گا۔

(محمد ادریس کاندھلوی)

۴۔ میرے بعد میرے والدین کے گھر میں کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔

اور میں اُن کے لئے خاتم الاولاد تھا۔

(تریاق القلوب صفحہ نمبر ۳۰)

(۱) اس میں مرزا قادیانی کے کسی بھائی کا ان کی موت کے بعد بھی زندہ رہنا مرزا قادیانی پر کیا فضیلت رکھتا ہے؟

(ب) بھائیوں کے زندہ رہنے سے خاتم الاولاد کے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح حضرت عیسیٰؑ

کا زندہ رہنا نہ تو حضور ﷺ پر کوئی فضیلت رکھتا ہے اور نہ ہی خاتم النبیین ہونے پر کوئی فضیلت رکھتا ہے

۵۔ اگر سلسلہ انبیاء میں کوئی اور نبی ہوتا تو آپ ﷺ سے ہی مبعوث کیا جاتا اور پرانے نبی کو دوبارہ زمین پر بھیجا جاتا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ جملہ انبیاء میں آخری نبی ہیں۔ ان کے بعد عیسٰیؑ آئے یا موسیٰ احادیث کے مطابق آنحضرت ﷺ کی شریعت پر عمل کرنے کے سوا کوئی دوسرا چارہ نہ ہوگا۔

حدیث اول الانبیاء آدم و آخرہ محمد ﷺ

ترجمہ:۔ سب سے پہلے نبی آدم ہیں اور سب سے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حدیث:۔ لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن خطاب

"ترمذی"

ترجمہ:۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ بن خطاب ہوتا۔ لَوْ کا کلمہ لغت عرب میں محالات کے لئے استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لو کان فیہما الٰہۃ الا اللہ لفسدتا
قل لو کان معہ، الٰہۃ۔

پس سیدھی سی بات ہے جس طرح اللہ کے سوا کائنات میں کوئی اللہ نہیں بالکل اسی طرح دنیا میں آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

حدیث:۔ لا نبی بعدی ولا اُمۃ بعدکم

("مسند احمد")

ترجمہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں ہے۔

حدیث انا آخر الانبیاء و انتم آخر الامم

ترجمہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری اُمت ہو

حدیث:۔ لا اُمۃ بعد اُمتی

"طبرانی و بیہقی"

ترجمہ:۔ میری اُمت کے بعد کوئی اُمت نہیں۔

ان کے علاوہ تقریباً ۲۰۰ احادیث ختم نبوت کامل میں پڑھی جا سکتی ہیں۔

اجماعِ اُمت

پہلا اجماع صحابہ کرامؓ کے درمیان ہوا۔ طلیحہ مسیلمہ، اسود عنسی، یہ تمام داعیان نبوت تھے اور خلافت راشدہ کے دور میں ان کا خاتمہ کر دیا گیا سب کے سب باقی دین پہ قائم تھے۔ نماز، روزہ حج اور زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے۔ تمام صحابہ کرامؓ نے متفقہ طور پر ان کے خلاف جہاد کیا اور کوئی دلیل طلب نہیں کی۔ خصوصاً مسیلمہ کے ساتھ مرتدین کی تعداد زیادہ تھی۔ اس کے چالیس ہزار ساتھیوں میں سے اٹھائیس ہزار مارے گئے۔ اور باقی تائب ہو گئے اور وہ خود بھی قتل کر دیا گیا۔

۱۔ ملا علی قاری شرح فقہ اکبر صفحہ نمبر ۲۰۲ پر لکھتے ہیں کہ:۔

دعوی النبوۃ بعد نبینا کفر بالاجماع۔

۱۔ حافظ ابن حجر مکی شافعیؒ اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں۔

من اعتقد وحیا بعد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر باجماع المسلمین۔

ترجمہ:۔ جس نے محمد ﷺ کے بعد وحی کا عقیدہ رکھا اُس نے بالاجماع کفر کیا۔

۴۔ امام غزالیؒ کتاب اقتصاد میں فرماتے ہیں

سکھر میں منزل گاہ کا واقعہ دہرانے کی کوشش

قادیانی کمانڈوز نے ایک مسلمان کو شدید زخمی کر دیا

ٹنڈو آدم (نمائندہ ختم نبوت) سکھر سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق قادیانی کمانڈوز کے مسلح دستے نے ایک مسلمان نوجوان کو مار مار کر شدید زخمی کر دیا تفصیلات کے مطابق ایک مسلمان نوجوان نے امداد بھٹی نے ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت کے احاطہ میں ۱۰ محرم کی مناسبت سے سبیل لگائی ہوئی تھی اور وہ لوگوں کو پانی پلا رہا تھا ایک قادیانی وہ جسے جانا تھا آیا اور اس نے جیل سے پانی مانگا نوجوان نے یہ کہہ کر قادیانی کو پانی دینے سے انکار کر دیا کہ یہ سبیل مسلمانوں کے لئے ہے تم یہاں سے پانی نہیں پی سکتے۔ جس پر وہ قادیانی چلا گیا اور قادیانی کمانڈوز کا ایک دستہ جو مسلح تھا اور جس کے پاس ڈنڈے اور لوہے کے سریے تھے اپنے ہمراہ لے کر آیا جس نے آتے ہی مسلمان نوجوان کو ڈنڈوں اور لوہے کے سریوں سے مارنا شروع کر دیا۔ اطلاعات کے مطابق نوجوان کو شدید ضربات آئی ہیں۔ جسے بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے جہاں اس کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں چار کمانڈوز کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حالیہ چند دنوں میں قادیانی کمانڈوز کی یہ تیسری اشتعال انگیزی ہے پہلے وہ خوشاب میں مولانا قاری سعید اللہ پہ فائرنگ کر چکے ہیں چند روز بعد انہوں نے مردان میں مولانا محمد یونس پر قاتلانہ حملہ کیا اور اب سکھر میں منزل گاہ کا واقعہ دوبارہ دہرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

قادیانیوں کی پریس کانفرنس جھوٹ کا پلندہ اور سراسر دجل ہے

الشیخ عبدالحفیظ مکی، مولانا ضیاء القاسمی، عبدالرحمان یعقوب باوا، مولانا یوسف متالا، مولانا اللہ وسایا اور حافظ اقبال کی پریس کانفرنس

(مانچسٹر) عالمی ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا اللہ وسایا، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا، مولانا یوسف متالا اور حافظ محمد اقبال رنگونی مدیر ماہنامہ اقبال مانچسٹر نے ۳۱ جولائی کو شائع ہونے والی پریس کانفرنس کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے اپنے پہلے ہی بیان میں کذب بیانی کا جو نمونہ دکھایا ہے۔ اس سے پوری قادیانیت بے نقاب ہو کر سامنے آجاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا یہ دعویٰ کہ ان کے بانی اور اس کے جانشینوں نے قادیانی جماعت میں شامل نہ ہونے والوں کو غیر مسلم نہیں کہا بالکل جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے مرزا غلام احمد کے بے شمار فتوے کی موجودگی میں ایسی خلاف حقیقت بات کہتے ہوئے شرم کرنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۶ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ صفحہ ۱۷۹ اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۸ نزول المسیح صفحہ ۴ الہدیٰ صفحہ ۴ انجام آتھم صفحہ ۶۲ اخبار بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء اور دیگر کتب میں اپنے منکروں کو کافر اور جہنمی قرار دیا ہے۔ جبکہ اپنی کتاب نجم الہدیٰ میں اپنے مخالفین کو خنزیر کہتے ہوئے بھی نہیں شرمایا۔ مرزا کے بعد اس کے جانشین حکیم نورالدین نے بھی مرزا کے منکروں کو کافر قرار دیا ہے (دیکھئے مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد ۱ صفحہ ۳۷۵، صفحہ ۳۸۵) مرزا کے دوسرے جانشین مرزا محمود نے انوار خلافت صفحہ ۹۰ پر اور اپنی دیگر تالیفات میں مسلمانوں کو غیر مسلم کا خطاب دیا ہے۔ حتیٰ کہ اپنی کتاب آئینہ صداقت صفحہ ۳۵ پر ان لوگوں کو بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ جنہوں نے مرزا کی بیعت نہیں کی۔ خواہ انہوں نے مرزا کا نام سنا ہو یا نہ سنا ہو۔ مرزا کے دوسرے لڑکے مرزا بشیر احمد ایم۔ اے نے بھی اپنی کتاب کلمۃ الفصل کے صفحہ ۱۱۰ پر مرزا کے منکروں کو کافر پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ ان حوالہ جات کی روشنی میں قادیانی زعما کا یہ دعویٰ کہ کسی نے مسلمانوں کو غیر مسلم نہیں کہا۔ جھوٹ کی انتہا نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر قادیانی زعماء ان مکروہ فتووں سے لاتعلقی اختیار کر چکے ہوں تو انہیں برأت کا اظہار جلد از جلد اور علی الاعلان کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی زعماء نے اپنے بیان میں تضاد بیانی کی ایک بدترین مثال پیش کی ہے ایک طرف تو وہ کہتے ہیں کہ پاکستان اسلام کی خاطر قائم ہوا اور اس کا قانون شریعت پر مبنی ہونا چاہیے۔ جبکہ دوسری طرف وہ یہ کہتے ہیں کہ پاکستان میں مذہبی عقائد کی وجہ سے امتیاز رکھا جا رہا ہے۔ یہ تضاد بیانی نہیں تو اور کیا ہے۔ جب پاکستان اسلام کے نام پر بنا اور اس میں قانون شریعت لاگو ہونا نصب العین ہوا تو قادیانیوں کو اپنی ہی کتب کی تشریح میں شریعت محمدیہ کا یہ فیصلہ کیوں کھٹکتا ہے۔ جب اسلام کا یہ اصول ہے اور شریعت کا یہ قانون ہے کہ حضور کے بعد مدعی نبوت دجال اور کذاب ہے۔ اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں جب اسلام سے خود ہی نکل گئے تو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو کون سا ظلم و ستم کر لیا۔ جب قادیانیوں نے خود بھی اپنے آپ کو مسلمانوں سے علیحدہ ہونے کا اعتراف کیا ہے اور مسلمانوں کے دین کو مردہ دین کہا ہے۔ انہوں نے اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر اور جہنمی ہونے کا صراحتاً فتویٰ دیا ہے۔ جب مذہبی عقائد میں اس قدر شدید اختلاف ہے اور پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا ہے تو یہ اسلام ہی کا فیصلہ ہے۔ اسلام نے اگر ایک حد فاصل درمیان میں رکھی ہے تو اس کا واحد مقصد شعائر اسلامی کا تحفظ ہے انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی زعماء نے اپنی پریس کانفرنس میں غیر سیاسی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے سیاسی گروہ ہونے کی تردید کی ہے۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ انگریزوں کے دور سے لے کر سابق وزیر اعظم بھٹو مرحوم تک انہوں نے سیاست کے میدان میں بھرپور حصہ لیا اور اس کے سیاسی گروہ ہونے کے داخلی اور خارجی شواہد اب تک ریکارڈ میں موجود ہیں۔ انہی کی سیاست تھی کہ ضلع گورداسپور پاکستان کے حصے میں آنے کی بجائے ہندوستان کو ملا۔ اور یہیں سے ہندوستان کو کشمیر کا راستہ ملا۔ قادیانیت کا سیاسی گروہ ہونا اظہر من الشمس ہے۔ قادیانی زعماء کا یہ معصومانہ انداز بھی کہ ہم پاکستان میں صورتحال کا مقابلہ صرف اپنی دعاؤں اور پیغام محبت سے کریں گے بہت خوب ہے۔ مولانا کلیم ترنگی کا اغوا بھی شاید محبت کا ہی کوئی پیغام ہوگا۔ ساہیوال میں قادیانی گروہ کے ہاتھوں دو مسلمانوں کا شہید ہونا بھی شاید عشق کا ایک نرالا انداز ہے۔ سکھر میں بحالت نماز مسجد میں بم پھینک کر اور اس میں دو مسلمانوں کا شہید ہونا بھی شاید دعا ہی کی برکت ہے۔ ربوہ میں مولانا اللہ یار ارشد کو اغوا کر کے ان کی داڑھی میں پیشاب کرنا اور ان کو سوئیاں چبھونا اور ان کو زدوکوب کرنا بھی قادیانی اصطلاح میں محبت کی اعلیٰ ترین قسم ہے قادیانیوں کے پیغام محبت سے ربوہ کے باشندے خوب واقف ہیں۔ قادیانی زعماء کا یہ بیان بھی عبرتناک ہے کہ احمدیوں پر مسلمانوں کو غیر مسلم کہنے کا الزام وہ لگاتے ہیں جنہیں اس تحریک کا کچھ پتہ نہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ قادیانی زعماء نے اس بیان پر مطلع ہوں گے مرزا غلام احمد قادیانی، حکیم نورالدین، مرزا بشیر الدین، اور مرزا ناصر بھی شاید آپ پر الزام لگاتے ہوں گے۔ اور شاید بانیان قادیانیت کو بھی اصل تحریک کا پتہ نہیں چل سکا ہوگا اور آج کے قادیانی زعماء پر اصل حقیقت واضح ہوئی ہوگی۔ اپنے مغفور اور مقتدر اکابر کے خلاف اس قسم کی بیان بازی شاید ہی کسی نے نہیں دیکھی ہوگی۔ کہ بانیان تحریک کے بارے میں یہ دعویٰ کر دیا جائے کہ انہیں اس تحریک کا کچھ پتہ نہیں۔ وفد ختم نبوت کے اراکین نے کہا کہ قادیانی زعماء کی پریس کانفرنس میں ایک غیر ملکی خاتون علی مبارکہ کے بیان کو بھی جھوٹ اور

مغالطہ پر مبنی قرار دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے عوام الناس کو مغالطہ دینے کے لیے صرف ایک مسئلہ حیات و وفات مسیح پیش کرتے رہتے ہیں۔ اور اسی کو بنیاد بناکر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان صرف اسی کا بنیادی فرق ہے۔ گویا باقی اصول میں اتحاد ہے۔ اور یہی بات قادیانی زعماء کی موجودگی اور سرپرستی میں اس غیر ملکی خاتون نے کہی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ قادیانی زعماء نے اپنے متبعین کو بھی قادیانیت کے اصل خدوخال سے بے بہرہ رکھا ہوا ہے۔ اگر اس غیر ملکی خاتون کو مرزا بشیر الدین کا وہ فرمان جو انہوں نے مرزا قادیانی کے حوالے سے بیان کیا ہے سنا دیا جاتا تو وہ ہرگز اتنی مضحکہ خیز باتیں نہ کہتیں۔ مرزا صاحب کا فرمان یہ تھا کہ مسلمانوں اور قادیانیوں میں اختلاف صرف اس مسئلے پر ہی نہیں کہ مسیح آچکا ہے یا نہیں؟ اور جو اس کو فرق سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں بلکہ ان دونوں کے درمیان اختلاف، اللہ کی ذات، رسول کریم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ غرضیکہ ایک ایک چیز میں اختلاف ہے۔ (الفضل قادیان ۳۰ جولائی ۱۹۳۰ء) جب اصولی فرق یہ ہیں تو اس غیر ملکی خاتون کا یہ دعویٰ کہاں تک صحیح ہے۔ خود سوچ لیں۔ اگر غیر ملکی خاتون کو اس حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا تو پھر اس پریس کانفرنس سے یہ تعجب انگیز کچھ مشکل نہیں رہتا کہ مسلمانوں کو مغالطہ دینے اور عوام کے جذبات و ہمدردی کا ووٹ لینے کے لیے قادیانی عورت نے جھوٹ کا سہارا لینے سے بھی نہیں چوکتے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی زعما کو چاہیے کہ حقائق کی دنیا میں آئیں اور اپنی کتب کی روشنی میں بیان دیا کریں۔ خواہ مخواہ فریب دہی اور ملمع سازی سے کام لینے کی کوشش نہ کریں۔

شیزان اور دیگر قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے

مولانا محمد انور فاروقی کراچی

شیزان کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے!

شیزان کے مالکان قادیانی ہیں اور قادیانی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ شیزان کا بائیکاٹ "ایک مشروب" یا "بوتل" کا بائیکاٹ نہیں ہے بلکہ اسلام دشمن لابی کا بائیکاٹ ہے اور غیرت و حمیت اسلامی کا ثبوت ہے اعتراض کیا جاتا ہے۔ شیزان میں استعمال ہونے والی اشیاء پاکیزہ ہیں یہ شراب تو نہیں کہ استعمال جائز نہ ہو۔ اس سلسلے میں عرض ہے کہ دو چیزیں ہوتی ہیں

(۱) اصل شے (۲) حکم شے

مثلاً۔ (۱) مٹی پاک ہے یہ اصل شے ہے (۲) حکم شئ لیکن مٹی کا کھانا جائز نہیں ہے۔

طلاق ضرورتاً دینا جائز لیکن اللہ کو ناپسند ہے۔

ریشم پاک ہے لیکن مردوں کو استعمال جائز نہیں۔ سونا پاک ہے لیکن مردوں کو استعمال کرنا حرام ہے۔ اسی طرح شیزان کی اجزاء پاک ہیں لیکن استعمال میں ناجائز ہے۔ کیونکہ شیزان کا استعمال اس کے قادیانی مالکان کی تجارت و آمدنی میں اضافہ کرنا اور مرتدوں و دشمنان رسول کی تبلیغ و فروغ میں مدد و معاون بننا ہے اور مرتدوں کے ساتھ تعاون و تعامل حرام ہے۔

عقلی دلیل

اگر کسی شخص کے باپ یا ماں کا کوئی دشمن ہو تو غیرت مند بیٹا والدین کے دشمنوں کے ساتھ کبھی بھی لین دین کھانا پینا نہیں کریگا بے ضمیروں کی بات الگ ہے۔

نقلی دلائل

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مدینہ منورہ میں عاشورہ محرم کا روزہ رکھا جاتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اگلے سال زندہ رہا تو دو روزے رکھوں گا تاکہ کفار کے ساتھ مشابہت نہ ہو جائے آپ نے فرمایا۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

ترجمہ۔ جس نے جس قوم سے مشابہت اختیار کی وہ ان میں سے ہے۔

فائدہ

مسلمانوں کا ایک اسلامی تشخص ہے انکا اتباع رسول مقصد حیات ہے۔ مسلمان وضع قطع بود و باش، لباس و زیبائش۔ شادی غمی، عبادت و ریاضت نشست و برخاست، خورد و نوش، مجادلات و معاملات میں اتباع رسول کا پابند ہیں۔

(۲) اسلام میں شراب کی خرید و فروخت حرام ہے کیونکہ اس میں برائی کے ساتھ تعاون ہوتا ہے۔ اس طرح شیزان کے ساتھ تعاون یہودی لابی کی مدد کرتا ہے۔ اگر مسلمان گدھے، گھوڑے، بیل میں فرق نہ کرے یہ انکی حماقت اور بے غیرتی ہے۔

(۳) قبلہ کا مسئلہ ہے کہ خانہ کعبہ کیطرف منہ کرکے یا پیٹھ کرکے پیشاب کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اگرچہ یہ شخص خانہ کعبہ کے ہزاروں میل کے فاصلہ پر کیوں نہ بیٹھا ہو نا جائز ہے گناہ ہے کیونکہ اس شخص نے اسلامی تشخص مرکز اور شعائر اسلام کی توہین کی ہے۔

(۴) ایک آدمی لمبی لمبی مونچھیں بڑھاتا ہے اور کہتا ہے کہ میری اپنی مونچھیں ہیں میں جو چاہوں کروں لیکن ایسا ہرگز جائز نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھوں کے کٹوانے اور داڑھی کے بڑھانے کا حکم دیا ہے۔ کیونکہ مونچھوں کا بڑھانا مجوسیوں اور غیر مسلموں کا شیوہ ہے۔ مسلمانوں کو اپنا تشخص برقرار رکھنا ضروری ہے

ایک واقعہ

حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو قیصر روم نے مع رفقاء کے گرفتار کیا اور ساتھیوں کو کھولتے تیل

میں جلا کر راکھ کر دیا حضرت عبداللہؓ کے سامنے خنزیر اور شراب شراب پیش کی آپ نے انکار کر دیا۔ حالانکہ اسلامی حکم کے مطابق جان بچانے کیلئے کھانے پینے کی اجازت تھی "الا ما اضطررتم" لیکن انہوں نے عظمت پر عمل کیا تاکہ اسلامی تشخص مجروح نہ ہو جیسے ہندوؤں کی پہچان "مندر" سے ہے عیسائیوں کی "گرجا" سے مسلمانوں کی "مسجد" ہے یہ ہر مذہب کے تشخص ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کو قادیانیوں کا بائیکاٹ کرنا اسلامی تشخص کو برقرار رکھنا ہے۔

اس لئے مسلمانوں کو چاہیئے انکی تمام مقتدرعات کا سوشل بائیکاٹ کریں اور قادیانیوں کے ساتھ ہرگز معاملات و تعلقات نہ رکھیں۔

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنھا حضرت امیر معاویہؓ کی بہن اور حضرت ابو سفیان کی بیٹی ہیں ابو سفیان ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا کہ ام حبیبہ کو ملنے کے لئے انکے گھر گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بیٹھنا چاہا مگر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھا نے بیٹھنے سے منع کر دیا تم کافر ہو اور یہ میرے پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے۔ ظاہر بات ہے بستر ناپاک نہ ہو جاتا لیکن اسلامی تشخص برقرار رکھنا ضروری ہے تاکہ کافر و مسلم کا فرق واضح ہو۔

الحدیث ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ۔

ترجمہ:۔ جس شخص نے صاحب بدعت کی عزت کی اس نے اسلام کے گرانے میں مدد دی۔

فیصلہ خود کریں۔ قادیانیوں سے نفرت کر کے شفاعت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم لینا چاہتے ہو۔ یا دین کی دشمنی لے کے دنیا و آخرت کو تباہ کرنا چاہتے ہو

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

مولانا محمد انور فاروقی قائمقام جنرل سیکرٹری۔
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

بین الاقوامی ختم نبوّت کانفرنس لندن

دارالعلوم دیوبند کے استاذالحدیث
حضرت مولانا سید ارشد مدنی کا خطاب

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا ایک اہم اور بنیادی پتھر ہے اور اس عقیدہ ختم نبوت کی جو تشریح صحابہ کرام نے کی ہے وہی قابل قبول اور قابل اعتبار ہے اس لئے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تشریح سیکھی اس کی تعلیم لی اور ہم تک پہنچائی۔ آپکی تعلیمات میں قیامت تک کسی دوسرے نئے نبی کا ذکر نہیں۔ صحابہ کرام نے آپ سے جو کچھ سیکھا وہی سیکھا۔ قرآن میں جو کچھ بیان ہوا یہی ہوا کہ آپ کے بعد نبوت کا تصور محال ہے۔ صحابہ کرام نے اس عقیدہ کو اپنایا۔ اس کی خاطر جہاد کیا اور اس عقیدہ کو رہتی دنیا تک پہنچایا۔ اگر آئندہ کسی نبی کے لیے اس دین میں کوئی گنجائش ہوتی تو جس طرح آپ سے پہلے انبیاء نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر کیا اپنی امت کو اس کی خبر دی۔ اس طرح جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو اس کی خبر دیتے لیکن اس کا ذکر نہیں۔ یہ صحیح عقیدہ ہے اور اسی پر مومن کی نجات کا دارومدار ہے۔ اس کے خلاف کسی دوسرے عقیدے کو گنجائش دیتا۔ وہ صحیح عقیدہ نہیں۔ یہی جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تعلیم دی ہے۔

لیکن ایک تحریک اٹھی جس کا مرکز ہندوستان تھا۔ اس کے بعد ملک تقسیم ہوا۔ جس طرح دنیا میں بڑے بڑے انقلابات آئے اس طرح یہ بھی ہوا۔ اور بدقسمتی سے یہ تحریک قادیان سے ربوہ منتقل ہو گئی۔ ہو سکتا ہے کہ خود ہی اس تحریک کے بانی کی نظر اس طرف گئی ہو۔ ہندوستان میں اس جماعت کے رہنے کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ اس لیے کہ مسلمانوں پر ایک بڑی طاقت ہندو کی ہے جو مختلف تنظیموں کی شکل میں ان کے دین میں تحریف کرنے کے لیے موجود ہے۔ اب اس تحریک کے لیے زیادہ موزوں ترین مقام پاکستان ہے۔

چنانچہ بڑی عیاری کے ساتھ یہ تحریک وہاں جنم لینے لگی اور ان کے بانی اس کی اعانت ونصرت کرتے رہے اور یہ تحریک اندر باہر پھیلتی پھولتی رہی یہاں تک کہ ایک مقررہ وقت آیا اور اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں میں وہ جانباز پیدا کئے جنھوں نے اس تحریک کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور اس جماعت میں خدا نے ایسی موثر قوت پیدا فرما دی کہ حکومت کو اس کے سامنے سر جھکانا پڑا۔ اور اس تحریک کو مسلمان کے علاوہ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔

لیکن اس کے بعد انہوں نے اپنا میدان انگلستان کو سمجھا کہ اب دین قیم میں تحریف کے لیے یہ مقام موزوں ترین ہے۔ اس ملک میں لاکھوں مسلمان ہیں۔ ان کی نسلیں ہیں۔ اس لیے یہاں کی آب و ہوا کو دیکھ کر ان کا رُخ اس طرف ہوا۔ اور انہوں نے اپنا مرکز یہاں منتقل کیا۔ ایک طرف غیر مسلم تنظیمیں ہماری اولاد اور ہماری نسل پر حملہ آور ہے تو دوسری طرف یہ اسلام کا نام لے کر کفری تعلیم دینے کی کوششوں میں مصروف ہو گئی۔

اس لئے میری یہ درخواست ہے کہ آپ اس چیز کو محسوس کریں اور یہاں دینی مراکز قائم کریں۔ عقائد کی تعلیم دیں تاکہ یہاں کی نئی نسل ایمان اور اسلام کی صحیح تعلیم اور صحیح سمت کو پہچانیں۔

یہ فتنہ پاکستان منتقل ہوا تو ہندوستان میں اس تحریک میں کمزوری آگئی۔ پھر ان کا حال یہ ہوا کہ ان کے قادیان میں سالانہ اجتماع کے موقع پر پورے ہندوستان سے لوگ شریک ہوتے تو ان کی تعداد صرف تین ساڑھے تین سو سے زائد نہ ہوا کرتی تھی اور پھر وہ کانفرنس بھی مسلمانوں کے محلے میں نہیں بلکہ ہندو کی سرپرستی میں ان کے محلے ہوتی تھی جہاں وہ انکی حفاظت

کرتے تھے۔

لیکن اب جبکہ فرقہ پرستی کا بھوت ہندوستان پر چھا پڑا ہے تو اس وقت مسلم دشمن تنظیموں نے اس تحریک میں دوبارہ روح پھونکی اور یہ فتنہ آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہوا۔ الحمد للہ اس تحریک کی تردید کا واحد مرکز دارالعلوم دیوبند ہی تھا جس نے ان کی ہر موڑ پر تردید کی۔ جس طرح اس نے ہر فرقہ باطلہ کے خلاف آواز اٹھائی۔ اسی طرح اس فتنے کی تردید کے لیے بھی دارالعلوم کو قبول فرمایا۔ ہمارے حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیریؒ کی خدمت اس سلسلہ میں اظہر من الشمس ہیں۔

ایک دور وہ تھا کہ یہ فتنہ دب چکا تھا مگر اب جبکہ دوبارہ اس فتنے نے سر اٹھانا شروع کیا ہے تو دارالعلوم دیوبند کے ارباب حل وعقد نے فیصلہ کیا ہے کہ اب ہندوستان میں ختم نبوت کے نام تحاریک کو پھر سے بیدار کیا جائے تاکہ یہ فتنہ پھر سے اپنی موت مر جائے۔ انشاء اللہ اگلے دو تین ماہ میں پورے ہندوستان کے علماء کا اجتماع منعقد ہو رہا ہے، جس میں تمام مدارس عربیہ کے نمائندے شریک ہونگے۔ اس میں ختم نبوت کے کانفرنس کی تاریخوں کا اعلان بھی کیا جائیگا۔

ہمیں پچھلے دنوں معلوم ہوا کہ مرزا طاہر علی گڑھ وغیرہ کے علاقے میں گئے اور چپکے سے وہاں آ گئے تھے۔ اس سلسلے میں جمعیت علمائے ہند نے اپنے نمائندے بھیجے انہوں نے جا کر حالات کا جائزہ لیا اور پوری فہرست ان دیہات سے لائے کہ اب تک کیا ہوا ہے اور آگے کا کیا منصوبہ ہے۔ الغرض اب وہ منظم منصوبہ بنا کر میدان میں آئے ہیں۔ اس لیے ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے کہ اپنی جماعت کو اپنی تنظیم کو متحد اور ایک موثر قوت بنائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین۔ (وما علینا الا البلاغ)

ضروری اعلان

ہیڈرسفیلڈ میں انٹرنیشنل ختم نبوت اور رد قادیانیت پر لٹریچر مولانا فاروق احمد جالندھری مسجد بلال پوزل روڈ ہیڈرسفیلڈ سے حاصل کریں۔

قادیانیوں کا لڑکیوں کی خرید فروخت کا دھندا

تھانہ چوہنگ لاہور میں نعیم احمد بٹ کی درخواست

کادیانی پہلے تو کسی مسلمان سے تعلقات پیدا کرتے اور پھر اپنی خوبصورت بچیوں (جنہیں عرف عام میں حوریں کہا جاتا ہے) کے رشتوں کا لالچ دیتے ہیں اگر کوئی شخص دولت مند ہے تو اس سے رقم اینٹھنا شروع کر دیتے ہیں جب ہزاروں روپے وصول کر لیتے ہیں اور رقم دینے والا رشتے کا مطالبہ کرتا ہے تو اسے کہتے ہیں کہ لڑکا "احمدیت" قبول کرے گا تو حور اس کا مقدر ہوگی ورنہ نہیں اس طرح دولت ہضم رشتہ ختم اس سلسلہ میں لاہور میں ایک مسلمان نعیم بٹ نے تھانہ چوہنگ میں ایک درخواست دی ہے۔ ملاحظہ کیجئے اس کے ساتھ کیا بیتی؟ افسوس ہے کہ درخواست کے باوجود اب تک اس پر کوئی کاروائی نہیں حالانکہ جن قادیانیوں کے خلاف یہ درخواست دی تھی انہوں نے ایک بھرے مجمع میں تاجدار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی بھی کی تھی۔ (سائل کو معلوم نہیں کہ لاہور کا ڈی آئی جی پیر شاہ ہے جو ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کا خون ہضم کر چکا ہے اس لئے اس کے دور میں کسی خیر کی توقع ہرگز نہیں کی جاسکتی وہ موجودہ حکومت کا چہیتا اور لاڈلا ڈی آئی جی ہے۔ (ادارہ)

درخواست کا خلاصہ یہ ہے

سائل کینیڈا سے ملازمت کے بعد ۱۰ آف کینال دیر تھانہ چوہنگ بمعہ والدین رہائش پذیر ہے سائل کے تعلقات چوہدری آمین ساکن III-C-۴۲ گلبرگ کے ساتھ تھے۔ ان کی فیملی سے شناسائی کے علاوہ انکی دختر مس ثمینہ چوہدری متعلم ایم اے پولیٹیکل سائنس کے ساتھ بھی دوستی تھی جس کو میں نے تحائف قریباً مبلغ ۹۰،۰۰۰/۱ روپے مختلف اوقات میں دیئے۔ سائل اچھے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس وجہ سے ثمینہ اسکی والدہ۔ والد اور دوسرے رشتہ داروں کا ہمارے گھر آنا جانا تھا۔ اس دوران مسماۃ۔ اعجاز چوہدری والدہ مسماۃ ثمینہ نے شادی کے لیے کہا چوہدری آمین کے لڑکے نے بھی متعدد بار مجھ سے تقریباً ۲۰۰۰/+۲۰۰۰ / ۲۰۰۰/+۳۰۰۰ ہزار روپیہ کر کے کئی مرتبہ ادھار وصول کئے جو میں نے بوجہ تعلقات خاندانی دیئے جبکہ والدین مسماۃ ثمینہ چوہدری اسکو اکثر سائل کے گھر ڈرائیور مسمی اسلم کے ہمراہ بھیج دیتے تھے۔

چنانچہ مورخہ ۵-۳-۸۶ کو سائل کی والدہ نے منگنی کی رسم ادا کرنے کے پروگرام کیلئے بھیجا جس پر چوہدری آمین مسز اعجاز چوہدری مسماۃ ثمینہ چوہدری اس کے ماموں فیاض چوہدری معہ ڈرائیور اسلم میرے گھر واقع ۱۰ آف کینال دیر شام چھ بجے آگئے۔ دوران گفتگو چوہدری آمین نے کہا کہ شادی کی ایک شرط ہے کہ لڑکا احمدی فرقہ میں شامل ہوگا۔ جبکہ سائل اہل سنت والجماعت کے سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے"۔ جس پر سائل کی والدہ صاحبہ اور دوسرے بڑے بزرگوں اور معززین نے انکار کر دیا جس پر تلخ کلامی ہو گئی۔ اور تمام (۴) کس افراد نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازیبا کلمات کہے (نعوذ باللہ) جو کہ یہ الفاظ کہتے ہوئے باہر آگئے" ان کے ہمراہ ان کا ڈرائیور مسمی اسلم بھی شامل ہو گیا۔

جو اس وقت موجود تھے میاں علم، سراج الدین بٹ شیخ خلیل اور رحیم بٹ صاحب کے منع کرنے پر بھی یہ اشخاص بمعہ ہمراہی ڈرائیور اسلم وغیرہ باز نہ آئے اور اسلام

سب کے مذہبی جذبات مجروح ہوئے اور لڑکی کے والدین بمعہ ہمراہی وغیرہ نے لڑکی کو آئندہ ملنے سے منع کیا تاکہ لڑکی کی مرضی تھی کہ آپس میں اتفاق رائے ہو جائے۔

اندریں حالات استدعا ہے کہ ان غنڈہ عناصر بمعہ ہمراہی وغیرہ کے خلاف گستاخی شان رسول کی پاداش میں مقدس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کے جرم میں اور دھمکیاں ہلاکت دینے اور زرِ کثیر القدر رقم وغیرہ کا بذریعہ دھوکہ فریب سے حاصل کرنے کے جرم میں ان کے خلاف قانونی کارروائی فرمائی جائے۔"

یہ کہ ان غنڈہ عناصر بمعہ ہمراہی وغیرہ نے سائل کے خلاف جھوٹا مقدمہ زیر دفعہ ۵۰۶ ت پ اور زیر دفعہ ۹، ۳، ۲۲۲/۲۵۴، ۳۰۶/۴۴ اور ۹/۷۹/۷-۱۴ حدود آرڈیننس کا پرچہ درج کروا دیا تاکہ سائل اس بات کے خلاف آواز اٹھا سکے جو بعد ازاں سائل نے میڈیکل کروا کر ضمانت کرالی ہے لہٰذا عدل پرور داد رسی فرمایئے نوازش ہوگی۔

قادیانیوں کی پریس کانفرنس جھوٹ کا پلندہ اور سراسر دجل ہے

حافظ محمد اقبال رنگونی

قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے اپنے بیان میں جو منافقانہ کردار ادا کیا ہے وہ لائق صد مذمت ہے۔ آج مرزا طاہر کو پاکستان سے پیار و محبت ہے اور اپنے عوام کو اس کا سبق پڑھایا جاتا ہے جبکہ کل تک ان کی تاریخ یہ بتلاتی ہے کہ انہوں نے ہمیشہ پاکستان کی مخالفت کی ہے اور پاکستان کے وجود کو توڑنے کے درپے رہے ہیں مرزا محمود کے بیانات ہدایات اور الہامات آج بھی ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ جس نے قادیانیوں کو یہ راہیں فراہم کر دی گئیں ہیں کہ قادیانی گروہ کا مقصد پاکستان سے محبت نہیں بلکہ نفرت ہے۔ اس کے ساتھ وفاداری نہیں بلکہ غداری ہے۔ اور یہ بات ان کے عقیدے میں داخل ہو چکی ہے کہ وہ اکھنڈ بھارت کے حق میں ہیں۔

اگر مرزا طاہر احمد کے اس بیان کو صحیح سمجھا جائے۔ تو قادیانیوں کی مذہبی و سیاسی خودکشی کی ایک بدترین مثال ہوگی کہ ان کے ایک سربراہ تو پاکستان سے شدید نفرت کرتے ہوئے اس کے وجود کے دشمن ہیں تو دوسرے سربراہ پاکستان سے محبت اور وفاداری کے گن گا رہے ہیں مرزا طاہر کے اس مغالطے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس بیان کا واحد مقصد انجان عوام کی ہمدردی حاصل کرکے ان کے جذبات سے کھیلنا ہے۔ لیکن مرزا طاہر کو یاد رکھنا چاہیے کہ جھوٹ اور مغالطہ آخرکار عیاں ہو جاتا ہے

مرزا طاہر کا یہ بیان کہ تمام پاکستانی احمدیوں کے خلاف نہیں سراسر غلط ہے پاکستانی عوام ہوں یا دنیا کے مختلف ملکوں میں مقیم مسلمان قادیانی گروہ سے شدید اختلاف رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ قادیانی جماعت نے نہ صرف مملکت پاکستان کے وجود کو توڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے بلکہ اسلام اور مسلمان کے اجماعی و اتفاقی عقائد پر بھی ضرب کاری لگائی ہے۔ مرزا طاہر یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ ان کے والد اور دادا نے تو تمام مسلمانوں کو کافر اور جہنمی قرار دیا تھا اور اپنے مخالفین کنجریہ کا ذریۃ البغایا اور ولد الحرام۔ اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر کا خطاب مرحمت فرمایا تھا ظاہر ہے کہ مرزا طاہر کو اپنے سربراہان اور پیشروں کے ان اصولی عقائد اور فتووں سے اتفاق کرنا پڑے گا اس لئے یہ بات کسی تشریح کی محتاج نہیں رہی کہ مرزا طاہر کے عقیدے میں بھی دنیا کے تمام مسلمان خواہ وہ پاکستان کے ہوں یا غیر پاکستان کے۔ مرزا غلام کا نام سنا ہو یا نہ سنا ہو سب ہی باتفاق سربراہان قادیان کافر و مرتد اور جہنمی قرار پائیں گے۔ اگر مرزا طاہر احمد ان فتووں سے رجوع کر چکے ہوں تو انہیں علی الاعلان اس کا اظہار کرنا چاہیے۔

مرزا طاہر نے پاکستان میں مقیم قادیانیوں پر ظلم و ستم کی جو جھوٹی داستانیں تراشیں ہیں وہ انہیں کا حصہ ہے۔ یہ محض اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک بہانہ ہے۔ اور حقائق اس امر کے شاہد ہیں۔ کہ ربوہ مسلمانوں کے خلاف تخریبی کارروائیوں کا مرکز رہا ہے۔ ربوہ میں بے شمار اسلحہ اور خفیہ ذخائر کا چھاپہ مار کر سراغ لگایا گیا۔ وہ ورنہ جانیے

ماضی قریب میں مولانا اسلم قریشی کو اغوا کرایا گیا بعد ازاں مولانا اللہ یار ارشد کو اغوا کر کے ربوہ بھگا میں انہیں زدوکوب کیا گیا۔ ساہیوال میں دو مسلمانوں کو گولی مار کر شہید کیا گیا سکھر کی مسجد میں بحالت نماز مسلمانوں پہ بم پھینکا گیا وہاں بھی دو مسلمان شہید ہوئے۔ وغیرہ وغیرہ یہ واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ قادیانی گروہ مسلمانوں پہ ظلم ستم کر رہا ہے اور تخریب کارروائیوں کے ذریعہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی سازش میں مصروف ہے اس کے باوجود انہیں بہت سی مراعات حاصل ہیں پاکستانی سیاست دانوں کو سوچنا چاہیے کہ مسلمانوں کی طرف سے کتنی مراعات انہیں حاصل ہیں اور وہ مسلمانوں کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں آج مرزا طاہر بظاہر اپنے آپ کو کتنے ہی معصوم کیوں نہ ثابت کریں لیکن ان کا دامن بتلا رہا ہے کہ خون کے چھینٹے لگے ہوئے ہیں اس لئے مرزا طاہر کو چاہیے کہ غلط بیانی سے کام لے کر اپنی قوم کو غلط راہ پہ لے جانے کی بجائے انہیں قادیانیت کے اصل خدوخال سے آگاہ کرے۔ تاکہ قادیانی قوم بھی اپنی راہیں متعین کر سکے۔

"اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی"

جب حق کے فدائی، ختم نبوت کے شیدائی اور انگریزی کے باغی امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے اپنی ایک باطل شکن تقریر میں فرنگی سامراج

کو للکارا تو فرنگی کے ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی اور اس کا قانونا بربریت حرکت میں آ گیا اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر ایف اے کالر نے حق کے پیاری کو کلمہ حق کہنے کی پاداش میں تین سال قید با مشقت کی سزا دی۔

عدالت کا فیصلہ سننے کے بعد شاہ جی نے مجسٹریٹ کی طرف دیکھتے ہوئے فی البدیہہ کہا۔ ”دار کے حق دار کو قید سالطے ہائے مشکل آسان ہوتے ہوتے رہ گئی“ کمرہ عدالت سے باہر نکلے تو ہجوم میں سے اکثر احباب کے رونے کی آواز آئی۔

شاہ جی نے غصہ میں آ کر کہا ”کون بزدل رو رہا ہے؟ تعلق بخاری سے اور رونا عورتوں کی طرح۔ نکلے کہیں کے“ اس کے بعد السلام علیکم کہا اور پولیس کی لاری میں سوار ہو گئے۔

بقیہ : ضرب خاتم

ترجمہ:۔ بے شک پوری قوم نے اس لفظ ”خاتم النبیین“ سے اور اس کے قرائن احوال سے بالاجماع یہی سمجھا ہے کہ آپ کے بعد اب تک نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی رسول ہوگا اور پھر اس عمل اور امر میں کوئی تاویل اور نہ کوئی تخصیص نہیں چل سکتی۔

بقیہ : جتوئی کا واقعہ

جیسے میرے مقتدی میری اقتدا میں نماز ادا کر رہے ہیں یہی حال نماز عشاء اور تراویح کے وقت ہوا اور اب میں آپ کے سامنے زندہ سلامت ہوں الحمد للہ۔

انسپکٹر پولیس نے اس کے چاروں بھائیوں کو گرفتار کیا تو حافظ صاحب نے کہا میں نے انہیں معاف کر دیا لیکن پولیس ان چاروں کو گرفتار کر کے لے گئی۔

جنت میں گھر بنائیے

آقائے دوجہاں تاجدار دو عالم فخر دو عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے مسجد بناتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے لیے جنت میں محل تیار فرماتے ہیں۔ ایک اور حدیث میں ارشاد گرامی ہے کہ جب انسان مر جاتا ہے۔ تو اس کے اعمال صالحہ کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین خوش قسمت ایسے ہیں جن کا سلسلۂ ثواب موت کے بعد بھی ختم نہیں ہوتا۔ ایک صدقہ جاریہ مثلاً تعمیر مسجد، دینی مدارس کی امداد یا اور کوئی رفاہ عامہ کا کام۔ یا وہ عالم دین جس کے علم سے مخلوق خدا انتفاع حاصل کر رہی ہو یا نیک اولاد جو ماں باپ کے لیے وفات کے بعد بھی دعائے خیر کرتی ہے۔

محترم حضرات! مانسہرہ سے جو شاہراہ ریشم چین کی طرف جاتی ہے۔ ڈب میں امیر شریعت بخاریؒ چوک کے متصل مسجد امیر حمزہؓ واقع ہے جو کہ آٹھ مرلے زمین پر مشتمل ہے۔ مسجد انتہائی تنگ ہے۔ مسجد کے شمالاً، جنوباً اور شرقاً تینوں اطراف میں پلاٹ خالی پڑے ہیں۔ جبکہ شاہراہ ریشم پر واقع ہونے کی وجہ سے یہ زمین ڈیڑھ لاکھ روپے فی کنال فروخت ہو رہی ہے۔ اہل محلہ اتنی خطیر رقم کے متحمل نہیں ہیں۔ مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ خود اگر تشریف لا کر اپنے ہاتھ سے زمین خرید کر مسجد کو دیدیں تو زیادہ بہتر ہے۔ آپ کا صدقہ جاریہ ہوگا۔ بصورت دیگر مسجد کا مسلم کمرشل بنک مانسہرہ برانچ میں اکاؤنٹ نمبر ۴۲۸ موجود ہے۔ اس کے ذریعہ بنک ڈرافٹ یا چیک جیسی بھی صورت ہو جمع کرائیں۔ مسجد کے لیے کم از کم دو کنال زمین کی ضرورت ہے اور تعمیر مسجد کی بھی ضرورت ہے۔ جو حضرات مٹیریل کی شکل میں امداد دینا چاہتے ہیں مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم رکھیں۔ شکریہ

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

منجانب :

انتظامیہ مسجد کمیٹی جامع مسجد امیر حمزہ رضؓ

پکھوال روڈ نزد بخاریؒ چوک محلہ ڈب مانسہرہ

بقیہ
کیا قادیانی پاکستان کے خیر خواہ ہیں؟

دیا جائے۔ اس نے کہا۔

”بلوچستان کی کل آبادی دس بارہ لاکھ ہے۔ زیادہ آبادی کو احمدی بنانا مشکل ہے۔ لیکن تھوڑے آدمیوں کو احمدی بنانا کوئی مشکل نہیں۔ پس جماعت اس طرف اگر پوری توجہ دے تو اس صوبہ کو بہت جلد احمدی بنایا جا سکتا ہے اگر ہم سارے صوبے کو احمدی بنا لیں تو کم از کم ایک صوبہ تو ایسا ہو جائے گا جس کو ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں۔ پس جماعت کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ آپ لوگوں کے لیے یہ عمدہ موقع ہے اس سے کچھ فائدہ اٹھائیں اور اسے ضائع نہ ہونے دیں“

(الفضل ۱۳ اگست ۱۹۴۸ء)

الغرض ہندوستان میں شائع ہونے والی خبر اور مرزا محمود کے مذکورہ بالا بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں۔ ان پر قطعاً اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔

۳۔ مرزا محمود کے بیانات اور ہندوستان میں شائع ہونے والی خبر کے بعد اب (مرزا محمود کے بیٹے اور قادیانیوں کے حالیہ پیشوا) مرزا طاہر (جو کہ لندن جانے والا) کا حالیہ بیان بھی ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا طاہر نے لندن کانفرنس تقریر کرتے ہوئے کہا:۔

اللہ تعالیٰ اس ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو تباہ کر دے گا آپ بے فکر رہیں۔ چند دنوں میں آپ خوشخبری سنیں گے کہ یہ ملک صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔"

اس مسئلہ پر سینیٹر مولانا سمیع الحق صاحب نے سینیٹ میں تحریک التوا پیش کی جس پر تقریر کرتے ہوئے مولانا نے بتایا کہ اس تقریر کا کیسٹ میرے پاس موجود ہے ہفت روزہ ختم نبوت میں بھی مشکوٰۃ قادیان کے حوالے سے تقریر کا یہ اقتباس شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد بھی کوئی محب وطن یہ گمان کر سکتا ہے کہ قادیانی پاکستان کے خیر خواہ ہیں؟ اور کیا قادیانی یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ہم محب وطن ہیں؟

روسی سفارتکار کا قتل

عاشورہ کے دن اسلام آباد میں ظفر احمد قادیانی نے روسی سفارت کار کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ اس خبر پر تبصرہ کرتے ہوئے روسی خبر رساں ایجنسی تاس نے کہا ہے کہ "منگل کے روز پاکستان میں سوویت فوجی اتاشی کرنل گورنکوف کا قتل اس بات کا ثبوت ہے کہ اس ملک (پاکستان) میں غیر ملکی عہدیداروں کے تحفظ کا کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ تاس نے کہا کہ دنیا بھر میں پاکستان کی حکومت غیر ملکی نمائندوں سے متعلق بین الاقوامی قوانین کی مستقل خلاف ورزی کر رہی ہے۔ تاس نے مزید کہا کہ حکومت پاکستان کو جان لینا چاہیے کہ اس قسم کے واقعات سے دونوں ملکوں کے تعلقات کے فروغ کو متاثر ہونے سے کوئی نہیں بچا سکتا"۔ جنگ کراچی ۱۸ ستمبر)

اس قتل اور تاس کے تبصرے کی روشنی میں قادیانیوں کے بھگوڑے پیشوا مرزا طاہر کے اس بیان پر غور کریں۔ جس میں اس نے اپنے مریدوں میں "پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے" ہونے کی پیشن گوئی کی۔ اور بہت جلد ایک خوشخبری سنانے کا اعلان کیا تو نتیجہ یہی سامنے آتا ہے کہ روسی سفارتکار کا قتل پاکستان اور روس کے تعلقات کو بگاڑنے کی ایک کوشش ہے۔ جو قادیانیوں نے ایک پلاننگ کے تحت کی ہے۔ ملزم کے بارے میں ایک تردید کی گئی ہے کہ اس کا قادیانی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ اس کا خاندان قادیانی ہے۔ جس کا سارا خاندان قادیانی ہو یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ملزم قادیانی نہ ہو ہم سمجھتے ہیں کہ تفتیش کرنے والا عملہ یا تو سارا قادیانی ہے یا کم از کم کچھ افراد اس ٹیم میں قادیانی ضرور ہیں۔ جو قادیانی جماعت کو اس قتل میں ملوث ہونے سے بچانا چاہتے ہیں۔

قبل ازیں نئی دہلی کے حوالے سے روزنامہ نوائے وقت کراچی (۱۷ ستمبر) نے یہ بھی خبر دی ہے کہ "روس اور بھارت پاکستان پر حملے کے منصوبے بنا رہے ہیں۔ ستمبر سے دسمبر تک کا وقت حملے کے لئے موزوں رہے گا۔ تجویز پر غور کیا جا رہا ہے"

ہمارے خیال میں روس اور بھارت حملے کا بہانہ تلاش کر رہے ہیں اور قادیانی حملے کا جواز مہیا کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔

ہمارے خدشات کی مزید تصدیق اس خبر سے بھی ہو جاتی ہے کہ ملزم ظفر واقعہ سے پہلے قادیانی جماعت راولپنڈی کے ایک اہم عہدہ دار کے گھر ٹھہرا تھا۔ خبر یہ ہے۔

راولپنڈی ۱۹ ستمبر (نمائندہ نوائے وقت) اسلام آباد میں روسی سفارت کار کے قتل کی تفتیش کا دائرہ کار بڑھاتے ہوئے ملزم کے رشتہ داروں کو شامل تفتیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور تازہ انکشاف ہوا ہے کہ وہ لالہ زار ہوٹل کے علاوہ راولپنڈی میں ایک رات احمد کے ایک اہم عہدیدار کے ہاں بھی ٹھہرا تھا۔۔۔۔"

(نوائے وقت کراچی ۲۰ ستمبر صفحہ ۳ کالم نمبر ۱)

اس واضح انکشاف کے بعد کوئی یہ بات مان سکتا ہے کہ روسی سفارت کار کا قتل قادیانیوں کی سوچی سمجھی سازش نہیں ہے؟ اب صورت حال یہ ہے کہ تفتیش کو قادیانیت کی طرف سے ہٹا کر ملزم کے پاگل پن کی طرف موڑا جا رہا ہے۔ تاکہ قادیانی بھی بچ جائیں اور ملزم بھی بچ جائے۔

تصحیح

گذشتہ شمارے کے اداریے میں "خوشاب کے پہاڑی علاقوں میں جابہ کے مقام پر سرمائی مرکز" سہواً لکھا گیا ہے! اسے سرمائی مرکز نہیں بلکہ گرمائی مرکز پڑھا جائے

بقیہ: اخبار ختم نبوت

محمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) کی اہلیہ محترمہ حاجیہ ام سلمیٰ ۱۸ ذوالحج ۱۴۰۶ء ۲۵ اگست ۸۶ء سترسٹھ سال کی عمر میں رحلت فرما گئیں مرحومہ نہایت عابدہ، زاہدہ، شب زندہ دار نیک سیرت، خوش اخلاق، خوش اطوار، رقیق القلب دائم الذکر کثیر التضرع خاتون تھیں مرحومہ کے انتقال پر پسرور کے تمام کاروباری مراکز اور بازار بند ہو گئے نماز جنازہ میں پسرور شہر اور دیہات کے علاوہ لاہور۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ نارووال سے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نماز جنازہ استاذ العلماء حضرت مولانا عبد القیوم خان صاحب استاذ الحدیث مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ نے ادا کرائی۔ قارئین سے التماس ہے کہ وہ سیدہ والدہ مکرمہ کیلئے ایصال ثواب اور دعا رفع درجات فرما کر مشکور فرمائیں۔

(رشید احمد قادری پسرور)

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

الحمدُ للہ ـــــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو ، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سا را لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔ عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ۔ ملتان
فون ـــــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ۔ کراچی ۳ ، پاکستان ۔ فون ـــــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان ، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان ، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3221

عظیم الشان سالانہ

ختمِ نبوۃ کانفرنس

صدیق آباد (ربوہ)

زیرِ سرپرستی: مرشد العلماء مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام عالمی ختم نبوت کانفرنس (ربوہ)
اپنی شاندار روایات کے مطابق پوری آب و تاب سے ۱۶-۱۷ اکتوبر ۸۶ء
مطابق ۱۱-۱۲ صفر ۱۴۰۷ھ بروز جمعرات وجمعہ منعقد ہو رہی ہے جس میں تمام
مکاتب فکر کے علماء و مشائخ شرکت فرمائیں گے۔

ماتحت مجالس ابھی سے تیاری شروع کردیں

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت